اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے ؁

نمبر (۱۳) مطبوعہ ۳۰ مارچ ۱۸۹۴؁ء بروز جمعہ جلد (۲۲)

دستور العمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے ....

قیمت بیرونجات سے معہ محصول ڈاک ...... عـہ/آر

قیمت دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام فی کاپی عـگ/آر

ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دی جائے گی۔ ہر حالت میں قیمت پیشگی لی جائیگی ؁

ایڈیٹوریل

یسوع مسیح کو جو داؤد کی نسل سے ہے یاد رکھ۔ کہ وہ مُردوں میں سے جی اٹھا۔ میری انجیل کے موافق ؁

۲۔ تمطاؤس ۲-۸ ؁

اس میں شک نہیں۔ کہ یسوع مسیح جسم کی نسبت داؤد کی نسل سے ہوا۔ مگر مقدس روح کی نسبت قدرت کے ساتھ اپنے جی اُٹھنے کے بعد خدا کا بیٹا ثابت ہوا۔ لیکن یہہ امر بھی قابل لحاظ اور اُس کی اُلوہیت پر دال ہے کہ وہ داؤد کی اصل بھی ہے۔ جیسا کہ اُس نے خود فرمایا کہ ”مجھ یسوع نے اپنے فرشتے کو بھیجا۔ کہ کلیساؤں میں اِن باتوں کی گواہی تم کو دے۔ میں داؤد کی اصل و نسل اور صبح کا نورانی ستارہ ہوں“ مکاشفات ۲۲-۱۶ ؁ پہلی حقیقت سے کہ مسیح داؤد کی نسل سے ہوگا۔ قوم یہود بخوبی آگاہ تھی۔ مگر دوسری حقیقت سے کہ وہ داؤد کی اصل بھی ہوگا بہت کم لوگ واقف تھے۔ اور یہہ ایک ایسی گہری بات تھی کہ کیسا ہی مفصل بیان اُس کا کیا جاتا۔ تو بھی انسان کے ناقص اور محدود فہم میں اُس کا کما حقہ آجانا اور قریب الفہم ہونا ایک نہایت مشکل امر تھا ؁ جیسا کہ ہم انجیل مقدس سے معلوم کرتے ہیں۔ کہ فریسیوں سے جو فی زمانہ علم و فضیلت میں مشہور لوگ تھے جب خداوند مسیح نے سوال کیا۔ کہ ”مسیح کے حق میں تمہارا کیا گمان ہے۔ وہ کس کا بیٹا ہے؟“ تو اُنہوں نے وہی جواب دیا جو ایک معمولی یہودی قوم کا اور کوئی آدمی بھی دے سکتا تھا۔ یعنے یہہ کہ۔ ”وہ داؤد کا بیٹا ہے“۔ مگر جب خداوند نے اُن سے کہا۔ کہ ”پھر داؤد روح کے بتانے سے اُسے خداوند کیونکر کہتا ہے“ جیسا کہ زبور میں لکھا ہے کہ۔ ”خداوند نے میرے خداوند کو کہا۔ کہ جب تک میں تیرے دشمنوں کو تیرے پاؤں کی چوکی نکروں۔ تو میرے دہنے بیٹھ“ پس جب داؤد اُس کو خداوند کہتا ہے۔ تو وہ اُس کا بیٹا کیونکر ٹھہرا؟ تو اس سوال عظیم کو سن کر کوئی شخص حاضرین میں سے اُس کے جواب میں ایک بات نہ بول سکا۔ کیونکہ یہہ سر عظیم جب تک روح پاک کے فیضان سے انسان کے اوپر ظاہر و منکشف نہو وہ اس کو ہرگز نہیں سمجھ سکتا۔ اور نہ بغیر اُس کے یسوع مسیح کو خداوند کہہ سکتا ہے ؁

اب پولوس رسول تمطاؤس کو اس گاڈمین (خدا انسان) کے یاد رکھنے کے لئے کہ وہ مُردوں میں سے جی اُٹھا ہے تاکید کرتا۔ اور لکھتا ہے کہ اس کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کی تعلیم میری انجیل کے موافق ہے ؁ فی الحقیقت مسیح کا مُردوں میں سے جی اُٹھنا مسیحیت کی عمارت کی محراب کا ذات ہے۔ اور

مسیحیت کو دنیا کے تمام مذاہب پر اسی لئے برتری اور فوقیت حاصل ہے کہ اُس کا بانی ایک ایسا قدرت والا شخص ہے "جس نے موت کو نیست کیا۔ اور زندگی اور بقا کو انجیل سے روشن کر دیا"۔ جبکہ انسان ایک دوسری شریعت کو اپنے عضووں میں عقل کی شریعت سے لڑتے اور گناہ کی شریعت کا گرفتار ہوتے دیکھ کر آہیں مارتا اور گناہ کی مزدوری سے مخلصی و رستگاری حاصل کرنے کی فکر میں لیل و نہار بیقرار ہوکر چلاتا تھا۔ کہ "میں تو سخت مصیبت میں ہوں۔ اس گناہ کے بدن سے مجھے کون چھڑائے گا؟ تو خدا کے بے حد فضل سے یہہ خوشخبری اُس کو دی گئی۔ کہ مسیح کے جی اُٹھنے سے۔ جو کامل خدا۔ اور کامل انسان ہے "فتح نے موت کو نگل لیا۔ اے موت تیرا ڈنک کہاں۔ اے قبر تیری فتح کہاں"؟ پس وہ مومنین جو اُس کو یاد رکھتے۔ کہ اُن کا خداوند ایک زندہ خداوند ہے۔ جو فرماتا ہے کہ "مت ڈر میں اوّل و آخر۔ اور زندہ ہوں۔ اور میں مُوا تھا۔ اور دیکھ میں ابد تک زندہ ہوں۔ آمین۔ اور عالم غیب اور موت کی کُنجیاں مجھ پاس ہیں"۔ وہ موت سے گذر کر اُس کے ساتھ ابدی زندگی میں داخل ہوں گے۔ جہاں خدا اُن کی آنکھوں سے ہر ایک آنسو پونچھے گا۔ اور پھر موت نہوگی۔ اور نہ غم اور نہ نالہ۔ اور نہ پھر دُکھ ہوگا۔ کیونکہ اگلی چیزیں گذر گئیں۔ اور سب کچھ نیا کیا گیا ہے"+

تواریخ المسیح

اِس نادر اور مفید کتاب کا دوسرا حصّہ جو فی الحال امرتسر مشنل پریس سے شایع ہوا ہے۔ بمراد ریویو موصول دفتر نورافشاں ہوکر اِس وقت ہماری میز پر ہے۔ جس وقت اِس کا پہلا حصّہ ہماری نظر سے گذرا تھا۔ اُسی وقت سے ہم حصّہ دوم کے بہت جلد دیکھنے کے آرزو مند و مشتاق تھے۔ ناظرین کو معلوم ہوگا کہ تواریخ المسیح کے مُصنّف ہمارے افضل الفضلا و اکمل العلما پادری مولوی عمادالدین لاہز صاحب ڈی ڈی ہیں جنہوں نے مذہب مسیحی کی تصدیق و تائید۔ اور ادیان باطلہ کی تکذیب و تردید میں فی زمانا تمام ہندوستانی مسیحی مُصنّفوں سے گوے سبقت لے جا کر کتب مبسوط تصنیف و تالیف فرمائی ہیں جن سے اُردو خواں مسیحیوں نے نہایت فوایدِ دینی حاصل کئے ہیں۔ تواریخ المسیح کے پہلے حصّہ میں خداوند مسیح جل شانہ کے نسب نامہ عالی اور آبا و اجداد کا بیان ہے۔ اور دوسرے حصّہ میں نہایت وضاحت کے ساتھ تولّد شریف سے لیکر مصر میں جانے۔ اور وہاں سے واپس آکر ناصرت میں سکونت پذیر ہونے تک کے بیان میں ہے۔ فی الحقیقت تمام کلام اللہ کا حاصل یہی ہے کہ انسان کے لئے نجات اور سعادت ابدی حاصل کرنے کے لئے خداوند یسوع مسیح کو واقعی اور صحیح طور پر پہچان کر ایمان لانا نہایت ضرور ہے۔ کیونکہ ہمیشہ کی زندگی اور لازوال خوشی صرف اُس نجات دہندہ کی پہچان اور ایمان پر ہی موقوف ہے۔ بیشک یہہ صاف و سادہ تواریخ المسیح ہندوستانی مسیحیوں کے لئے ایک نہایت قیمتی خزانہ ہے۔ کہ وہ اِس مولود شریف کو رواج دیں۔ جابجا مجلسیں کیا کریں۔ اور مولود پڑھا کریں۔ تاکہ سب حاضرانِ مجلس سنیں اور مسیح عمانوئیل کی بے نظیر تواریخ سے اپنی روحوں کے لئے تقویت و تازگی حاصل کریں۔

دوسرے حصّہ کی پہلی فصل کیفیت زمانہ تولید مجید کے بیان میں یوں لکھا ہے کہ ۔ جس زمانہ میں ہمارا خداوند **مسیح** تولد ہوا تھا اُس زمانہ میں درمیان تمام دنیا کے امن چین تھا کہیں جنگ و جدل نہ تھا ہر طرف صلح تھی۔ اور یہودی لوگ اُن ایام میں زیادہ تر مسیح موعود کے منتظر تھے۔ اور خیال کرتے تھے کہ اب وہ آنے والا ہے۔ اور درمیان بعض غیر قوموں کے بھی مسیح کا بہت چرچا اور اشتیاق تھا خصوصاً ممالک مشرقیہ میں اور سپٹواجنٹ کے سبب سے یہہ اشتیاق زیادہ ہوا تھا طاسطس اور سیوطی نیوس دو رومی مورخ جو مسیحی دین کے مخالف ہیں اپنی کتابوں میں یوں لکھتے ہیں (طاسطس ۵ باب فصل ۱۳) یہہ گمان عام تھا کہ ملک یہودیہ میں سے کوئی بادشاہ نکلیگا (سیوطی نیوس ۴ باب) تمام مشرقی ممالک میں یہہ پرانا خیال ہمیشہ قایم رہا اُن ایام میں بموجب تقدیر الٰہی کے وہ جو ملک یہودیہ سے نکلیں گے حکمرانی کریں گے۔ یہہ خیال ضرور پُرانا تھا کہ عہد آدم سے چلا آتا تھا اور **ابراہیم** کے وقت سے **ملاکی** نبی کے عہد تک اس کی خوب تشریح اور تصدیق انبیا سے مفصّل ہو چکی تھی اس خیال پر کلام اللہ میں بہت زور ہے بلکہ جو کوئی تمام کلام اللہ کے مطالب اور اصلی مقصد سے آگاہ ہے وہ جانتا ہے کہ اسی خیال کا تصور مع التصدیق آدمی کے لئے نجات اور ابدی سعادت کا باعث رہا ہے اور اب بھی ہے۔

جن ایام میں **مسیح** خداوند تولد ہونے پر تھا اُن دنوں اس خیال پر زیادہ زور اس لئے ہوا تھا کہ پیشین گوئیوں کا وقت پورا ہوا نظر آتا تھا دو پیشگوئیاں کلام اللہ میں ایسی ہیں جو مسیح کی پہلی آمد کا وقت دکھلاتی ہیں (پیدایش ۴۹۔۱۰ دانیال ۹۔۲۴ سے ۲۷) اور مسیح کا آنا ٹھیک اُنہیں دو پیشین گوئیوں کے موعود وقت پر ہوا ہے اور یہہ بھی یسوع کے موعود مسیح ہونے پر خدا کی طرف سے ایک پختہ دلیل ہے۔ اگرچہ پیشین گوئیاں تا وقتیکہ ظہور میں آویں پورے طور پر انسان کی سمجھ میں نہیں آیا کرتیں تاہم کسی قدر انسانی فہم میں ضرور نور افشاں رہتی ہیں **یعقوب** کی پیشگوئی کا یہہ منشا تھا کہ میرے بیٹے **یہودا** کے گھر میں سلطنت آویگی اور پھر وہ سلطنت جاتی رہے گی مگر اُس کے ذیل کا آخری حاکم جانے نہ پائیگا جب تک کہ مسیح نہ آجائے یعنے جب مسیح آجاوے تب آخری حاکم جاتا رہیگا (گنتی ۲۴۔۱۸ و ۱۹) سے ثابت ہے کہ تولد مسیح کے وقت قوم آدوم یعنے شعیر سے ایک شخص شہر میں حاکم باقی ہوگا اُس کو مسیح آکے ماریگا۔ اب دیکھو کہ یعقوب کی پیشگوئی کے موافق ۴۳۴ برس بعد **داؤد** کے وقت سے یہودا کی بادشاہی قایم ہوئی اور ۴۵۳ برس تک رہی اور اسیری کے وقت جاتی رہی اور اُنکے قدموں کے درمیان کے حاکم ہونے شروع ہو گئے جوکہ

[illegible]

مراسلات

بقیہ تنقید مباحثہ

بقیہ نمبر ۳ - مسئلہ نجات

دوسرا امر

رحم بلا مبادلہ ہی یا بامبادلہ

(۳) مرزا صاحب پھر کہتے ہیں کہ گناہ کی فلاسفی یہی ہو کہ قانون الہی کے توڑنے سے پیدا ہوتا ہو - پس ضرور ہوا کہ پہلے قانون موجود ہو مگر قانون تو کسی خاص زمانہ میں موجود ہوگا اس لئے خدا تعالی کا عدل اس کے رحم کے دوش بدوش نہیں ہو سکتا بلکہ اس وقت پیدا ہوتا ہو کہ جب قانون نفاذ پاکر اور پھر اسکی خلاف ورزی کیجاوے - (کیا مرزا صاحب رحم اس خلاف ورزی سے پہلے ہو سکتا ہو؟ اُس سے پہلے اس کی کیا ضرورت ہو؟) پس مُقنن کو یہہ اختیار ہو کہ جس طرح چاہے اپنے قانون کی خلاف ورزی کی سزائیں مقرر کرے اور پھر اُن سزاؤں کے معاف کرنے کے لئے اپنی مرضی کے مطابق شرائط اور حدود ٹھہرائے - (دیکھئے مرزا صاحب جس بات کو آپ مقدم ٹھہرانا چاہتے ہیں وہ آپ ہی کی بات سے ظاہر ہو کہ خلاف ورزی کے بعد ہو -) ڈپٹی صاحب نے اس کے جواب میں فرمایا اور بجا فرمایا کہ قانون فعل مقنن ہو اور فعل ضرور ہو کہ اپنے فاعل کے بعد ہو لیکن عدل جو قانون بناتا ہو ازلی وابدی صفت ہو وہ علیحدہ طور سے پیدا نہیں ہوئی - ڈپٹی صاحب کے جواب کی تائید میں مَیں یہہ زیادہ کرتا ہوں کہ راستی اور انصاف خدا کے سارے اِنتظاموں میں مقدم ہیں اور خدا نے قانون رحم کے سبب سے نہیں لیکن اپنی راستی اور قوانین کے راست اور واجب ہونے کے سبب سے فرمائے جو فرمائے - اور پھر یہہ کہ پہلے قانون موجود ہو اور وہ توڑا جاوے تب عدل پیدا ہو - سو جاننا چاہئے کہ قانون تو موجود کیا گیا اور اُس سے خلاف ورزی بھی ظہور میں آچکی ہو پس اب تو عدل پیدا ہوگیا ہو تاکہ خلاف ورزی کا انصاف کرے اور سزا دیوے - اور جب یہہ زندگی ختم ہو تو ہر ایک کی دوسری زندگی جہنم ہوگی اور یہہ عدل کا کام نہیں کہ بخشش کی تجویز کرے جیسا مرزا صاحب کہتے ہیں - اس کے لئے رحم کا ظاہر ہونا ضروری ہو اور رحم خواہ کیسی ہی عام اور مقدم صفت کہی جاوے اُسکا منصب ہو کہ راستی و انصاف کو مقدم رکھے - کیونکہ اگر راستی (یعنے جو واجب اور درست ہی) جس کے سبب سے قانون دیا گیا کچھ چیز نہو تو رحم و عدل دونوں کچھ چیز نہیں ہیں - اُن کا اس عالم میں کوئی دخل نہیں - پس دیکھئے کہ خدا کی راستی کو قائم رکھنے کے لئے عدل و رحم دونوں دوش بدوش ہیں - اور اُن میں وہی غالب ہوگا جو راستی کے تقاضے کے موافق کریگا - عدل کا غلبہ تو ظاہر ہو کیونکہ "سبھوں نے گناہ کیا اور خدا کے جلال سے محروم ہیں" یعنے تجاوز کے عوض میں سزا از خود ہی لازمی اور مناسب ہو - رہی نجات سو اس کے لئے دو صورتیں ہیں سے ایک یہہ ہو کہ خدا رحم بلا مبادلہ کو کام میں لاوے مگر ہم نے اچھی طرح معلوم کیا کہ یہہ ہو نہیں سکتا - بنی آدم عدالت کے تحت میں آگئے ہیں - دوسری صورت یہہ ہو کہ رحم کوئی تجویز کرے جس کے ذریعہ وہ خلقت کو بچا سکے - کیا کرے؟ ضرور ہو کہ کوئی مبادلہ درمیان آوے - یعنے خدا تعالی جو "محبت ہو" "اور کسی کی ہلاکت نہیں چاہتا بلکہ چاہتا ہو کہ سب توبہ کریں" (۲ پطرس ۳: ۹) اس پر ایک تجویز مبادلہ کے طور پر رحم کی طرف سے مرزا صاحب بھی قرآن کی کہاوت کی سند پیش کرتے - اور جو کچھ آپ نے بے احتیاطی سے خدا کی بڑائی میں کہہ دیا تھا اُس کو ضایع کرتے اور رحم بلا مبادلہ کو خود بھی غیر مروّج قرار دیتے ہیں - آپ کی عبارت یہہ ہو کہ (۱۳ مئی) جب وہ پھر توبہ و استغفار کرتا ہو اور اپنے سچے خلوص کے ساتھ فرمانبرداروں کی جماعت میں داخل ہوجاتا ہو اور ہر ایک طور کا درد اور دُکھ اُٹھانے کے لئے تیار ہوجاتا ہو تو خدا تعالی اُس کے گناہ کو اُس اخلاص کی وجہ سے بخش دیتا ہو - کہ جیسا اُس نے نفسانی لذّات کے حاصل کرنیکے لئے گناہ کی طرف قدم اُٹھایا تھا اب ایسا ہی اُس نے گناہ کے ترک کرنے میں طرح طرح کے دکھوں کو اپنے سر پر لے لیا ہو - پس یہہ صورت معاوضہ ہو جو اُس نے اپنے پر اطاعت الہی میں دُکھوں کو قبول کر لیا ہو (اس تذکرہ میں یہہ بات نظر انداز نہ ہونی چاہئے کہ اطاعت الہی میں خدا کے بندوں کو زیادہ تر دُکھ یہود اور محمدیوں سے پہنچتا رہا ہی) اور اُس کو رحم بلا مبادلہ ہرگز نہیں کہہ سکتے - کیا انسان نے کچھ بھی کام نہیں کیا یوں ہی رحم ہوگیا؟ اُس نے تو سچی توبہ سے ایک کامل قربانی کو ادا کردیا ہو +

اِس سے ظاہر ہو کہ مرزا صاحب رحم کے لئے مبادلہ کے قائل ہوگئے اور ایک مبادلہ پیش بھی کردیا - اس کے جواب میں ڈپٹی صاحب نے یہہ فرمایا کہ اعمال حسنہ ادائے قرضہ کی صورت میں کیونکہ یہہ فرض عین ہو کہ ہم اعمال حسنہ کریں - لیکن یہہ ایک بڑی تعجب کی بات ہو کہ ادائے جزو کو کل پر حاوی تصور کرکے وہ قرضہ بیباک سمجھا جاوے وغیرہ - لہذا اعمال حسنہ کا ذکر آپ تب تک نکریں جب تک آپ یہہ نہ ثابت کرلیں کہ کوئی شخص اعمالوں کے رو سے سب قرضہ ادا کر سکتا ہو یعنے بیگناہ مطلق رہ سکتا ہو - اعمال حسنہ کی بابت میں پیشتر لکھ چکا ہوں اور اس موقعہ پر ڈپٹی صاحب کے جواب کی تائید میں یہہ کہتا ہوں کہ یہہ اطاعت تو اطاعت واجب کی جگہہ آئی اور اُن گناہوں کے عوض میں تو نہ ہوئی جو توبہ والی زندگی سے پہلے سرزد ہوگئے تھے عوض تو اُنکا چاہئے - اور اس حال میں یہہ بھی واضح رہے کہ بدلہ یا عوض انسان سے ہی نہیں سکتا کیونکہ نادار اور گنہگار ہو اور خدا کی راستی اور ازاں موجب عدل کی وجہ سے ممکن نہیں کہ انسان

ان گناہوں سے بچ سکے جو اُس نے اپنی بے توبہ زندگی میں کئے ہیں اُن کی سزا ایک عام اور لازمی امر ہے *

بااینہمہ یہہ بھی واضح رہے کہ اگرچہ خدا نے اپنی راستی اور حکومت کی وجہہ سے اپنے قوانین کی اطاعت انسان سے طلب کی ہے تاہم اس کے ساتھہ وہ اس بات کا پابند نہیں ہو جاتا کہ انسان کو فرمانبرداری کا ضرور ہی اجر دیوے۔ البتہ یہہ بات بذاتہ اپنا زور رکھتی ہے کہ اگر نافرمانی کرے تو خطا کی سزا ضرور پاوے یعنے سزا تجاوز کے عوض از خود ہی لازمی اور مناسب ہے اور اگر فرمانبرداری کا نتیجہ ثواب ہو تو ضرور ہے کہ خدا کی طرف سے اس امر کا وعدہ فرمایا جاوے۔ اگر فرمانبرداری کے ساتھہ وعدہ نہیں تو ثواب کا استحقاق آپ ہی پیدا نہیں ہو جاتا۔ پس اب دریافت کرنا چاہئے کہ خدا نے کب اور کس سے توبہ اور فرمانبرداری کے عوض میں ثواب کا وعدہ فرمایا ہے۔ کلام اللہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہر قوم یا ہر فرد بشر سے ایسا وعدہ نہیں کیا گیا لیکن قوموں میں سے اول قوم بنی اسرائیل تھی۔ جس کے ساتھہ خدا نے توبہ کے عوض بخشش کا وعدہ کیا اور وہ تمام حوالے جو توریت یا صحف انبیاء سے توبہ کے عوض بخشش کے لئے پیش کئے جاتے ہیں۔ ان کی بابت یہہ یاد رکھنا چاہئے کہ وہ شرائط صرف بنی اسرائیل سے کی گئی ہیں۔ جن کے پورا کرنے پر دنیاوی و روحانی برکتوں کا وعدہ فرمایا گیا۔ یعنی خدا نے اُسی ایک قوم کو سب قوموں میں سے چن لیا۔ اور یہہ فرمایا کہ تو اُن کے معبودوں کو سجدہ مت کر نہ انکی عبادت نہ انکے سے کام کر بلکہ تو انہیں صاف ڈھا دے اور اُن کے بتوں کو توڑ ڈال اور تم خداوند اپنے خدا کی بندگی کرو۔ اور وہ تمہاری روٹی اور پانی میں برکت بخشے گا اور میں تمہارے بیچ سے بیماری کو اٹھالوں گا (خروج ۲۳: ۲۴ و ۲۵ آیت) اور روحانی برکتوں کی بابت یوں فرمایا کہ خداوند خداوند خدا رحیم اور مہربان قہر میں دھیما ربّ الفیض و وفا ہزار پشتوں کے لئے فضل رکھنے والا۔ گناہ اور تقصیر اور خطا کا بخشنے والا لیکن وہ ہر حال معاف نہ کریگا (خروج ۳۴: ۶ و ۷ آیت)

پھر یہہ کہ ان باتوں کو یاد رکھہ اے یعقوب اور اے اسرائیل کہ تو میرا بندہ ہے میں نے تجھے بنایا او تو میرا بندہ ہے اے اسرائیل تجھکو مجھے فراموش نہ کرنا ہے میں نے تیری خطاؤوں کو بادل کی مانند اور تیرے گناہوں کو گھٹا کی مانند مٹا ڈالا میری طرف پھر آ کہ میں نے تیرا فدیہ دیا ہے (یسعیاہ ۴۴: ۲۱ و ۲۲ آیت) اُس قوم کے لئے خدا نے رحمت اور بخشش کے لئے شرطیں اور حدیں ٹھہرائیں جیسا لکھا ہے کہ تو ان سے کہہ کہ خداوند یہوواہ فرماتا ہے کہ مجھے اپنی حیات کی قسم ہے کہ شریر کے مرنے میں مجھے کچھ خوشی نہیں بلکہ اس میں ہے کہ شریر اپنی راہ سے باز آوے اور جئے باز آؤ تم اپنی بری راہوں سے باز آؤ تم کاہے کو مروگے اے اہل اسرائیل اس لئے اے آدم زاد اپنی اُمت کے فرزندوں سے یوں کہہ کہ صادق کی صداقت اس کے گناہ کے دن اُسے نہ بچاویگی۔ اور شریر کی شرارت جو ہے سو جس دن میں کہ وہ اس سے باز آویگا وہ اپنی شرارت کے سبب نہیں گریگا۔ اور صادق اپنی صداقت کے سبب جس دن کہ وہ گناہ کرے بچ نہیں سکیگا۔ وغیرہ (حزقیل ۳۳: ۱۱ سے ۲۰ آیت تک) اس کے مطابق انجیل مقدس میں فرمایا گیا ہے کہ خدا نے اگلے زمانے میں سب قوموں کو چھوڑ دیا کہ اپنی اپنی راہ پر چلیں (اعمال ۱۴: ۱۶) لیکن مسیح خداوند کی آمد کی طفیل سے وہ محدود صورت توبہ اور بخشش کی عالمگیر ہو گئی جیسا لکھا ہے کہ خدا جہالت کے وقتوں سے طرح دیکے اب سب آدمیوں کو ہر جگہ حکم دیتا ہے کہ توبہ کریں (اعمال ۱۷: ۳۰ آیت) اور اسی لئے مسیح خداوند نے خود فرمایا کہ خدا نے جہان کو ایسا پیار کیا کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخشا تا کہ جو کوئی اُس پر ایمان لاوے۔ ہلاک نہووے بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے۔ پس ظاہر ہے کہ پہلے اسرائیل کے باہر کوئی توبہ نہیں تھی اور اب تا قیام زمانہ کل دنیا کے لئے مسیح سے باہر کوئی توبہ نہیں ہے۔ لہذا قرآن والی صورت نجات عبث ہے اور یہہ بات کہ کون سچی توبہ کر سکتا ہے پہلے امر کے تذکرے میں واضح کی گئی ہے اور میں بتاکید التماس کرتا ہوں۔ کہ گنہگار کو نجات کیلئے خدا کے اس وعدہ۔ کا ضرور خیال رکھنا چاہئے *

(۳) مرزا صاحب نے خدا کے بلا مبادلہ رحم کرنے کے ثبوت میں مسیح کی تعلیم عفو سے استدلال کیا ہے کہ حضرت مسیح بھی گناہ بخشنے کے لئے وصیت فرماتے ہیں کہ تم اپنے گنہگاروں کا گناہ بخشو۔ ظاہر ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ جل شانہ کی صفات کے برخلاف ہے کہ کسی کا گناہ بخش جائے تو پھر انسان کو ایسی تعلیم کیوں ملتی ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کا یہی خلق ہے کہ جب تک سزا نہ دیجائے کوئی صورت رہائی کی نہیں تو پھر معافی کے لئے دوسروں کو کیوں نصیحت کرتا ہے۔ ڈپٹی صاحب نے خوب سمجھا دیا کہ کیوں انسان کو ایسی نصیحت کرتا ہے یعنے خداوند مسیح نے ضرور کہا کہ تم گناہوں کو جو تمہارے برخلاف کریں معاف ہی کرتے رہو۔ اور انتقام نہ لو۔ لیکن کلام انجیل میں یہہ بھی لکھا ہے کہ تم انتقام نہ لو کیونکہ خداوند فرماتا ہے کہ انتقام لینا میرا کام ہے۔ اور چونکہ گناہ کے اقسام گو کتنے ہی بیان ہوں مگر دراصل گناہ صرف خدا کے برخلاف ہوتا ہے۔ اور وہ فرماتا ہے کہ تم انتقام نہ لو اگر ضرورت ہوگی تو میں انتقام لوں گا۔ اس میں تعلیم کفارہ کے برخلاف کیا ہوا؟ جس کا گناہ کیا گیا اُس نے ہر ایک کو منتقم اور حج اُس کا نہیں بنایا۔ اس جواب نے مرزا صاحب کی تقریر کے جوڑ توڑ دئے۔ اس کی تائید و تشریح میں میں صرف یہہ زیادہ کرتا ہوں کہ ہم قصور معاف کر سکتے ہیں جبکہ ہم کو یا عامہ خلایق کو ہرج نہ پہنچے یعنے اُس معاف کردہ فعل سے۔ اگر ہم اپنے نقصان کی برداشت کرتے ہیں تو اُس سے کسی دوسرے کا نقصان نہیں ہے۔ لیکن اگر خدا یوں بخشے تو نقصان واقع ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ دنیا کا حاکم ہے۔ اور دنیا کا انصاف کریگا۔ اور پھر یہہ کہ بدلا لینا ہمارا کام نہیں۔ خداوند کہتا ہے انتقام لینا میرا کام ہے میں ہی بدلا لوں گا"۔ تو اُس سے ظاہر ہے کہ وہ بلا وجہہ سزا نہیں دیگا اور یہہ کہ گناہ کی سزا دینا اس کی ذات سے بعید نہیں لیکن اُس کی قدوسی اور راستی کی وجہہ سے سزا دینا یعنے بدلا لینا اُس کی ذات کے برخلاف نہیں ہے۔ اور مسیح

خداوند کی تعلیم سے یہہ فائدہ ہے کہ جو صبر کریگا اور معاف کریگا وہ خدا کے حضور راستی کا وے گا - اور بجائے خود راستی کا چاہنے والا ہوتا جائیگا - اور رضا الہی کی سچی پیروی یہی ہے +

(باقی آیندہ)

الراقم

(پادری) جی ایل ٹھاکرداس - گجرانوالہ

ہماری زندگی

(زندگی بسر کرنے میں انسان حیوانوں سے بھی گئے گذرے)

یسعیاہ نبی بن عموس کی زبانی خدا نبی انسان کی زندگی کی حالت کا ذکر بڑے دردناک طور سے کرتا ہے - دیکھو صحیفہ یسعیاہ باب اول آیت ۲ سے ۷ تک - سنو اے آسمانو اور کان لگا اے زمین کہ خداوند یوں فرماتا ہے کہ لڑکوں کو میں نے پالا اور پوسا پر اُنہوں نے مجھ سے سرکشی کی - بیل اپنے مالک کو پہچانتا ہے اور گدھا اپنے صاحب کی چرنی کو پر بنی اسرائیل نہیں جانتے - میرے لوگ کچھ نہیں سوچتے - آہ خطا کار گروہ - ایک قوم جو گناہ سے لدی ہوئی ہے - بدکاروں کی نسل خراب اولاد کہ اُنہوں نے خداوند کو ترک کیا اسرائیل کے قدوس کو حقیر جانا - اُس سے بالکل پھر گئے - تم کہاں اور مار کھاؤگے - اگر تم زیادہ نافرمانی کروگے ؟ تمام سر بیمار ہے - اور دل بالکل سست ہے - تلوے سے لیکے چاندی تک اُس میں کہیں صحت نہیں بلکہ زخم اور چوٹ اور سڑے ہوئے گھاؤ ہیں - وے نہ دبائے گئے - نہ باندھے گئے - نہ تیل سے نرم کئے گئے +

یہہ حال بنی اسرائیل کا تھا جبکہ وہ خدا کو فراموش کرکے ہر قسم کی بت پرستی اور باطل پرستی میں پڑ گئے تھے - اور ایسا ہی حال بلکہ اُن سے بھی بڑھکر دیگر اقوام کا آج ہے جو اور ملکوں میں اور نیز اس ملک میں آباد ہیں - انسان اپنے خالق کو چھوڑ کر جس کی پرستش اُن پر فرض تھی قسم قسم کی پوجا و پرستش کرنے لگ گئے ہیں اس صورت میں انسانوں کا حال حیوانوں سے بھی بدتر ہو گیا ہے - سچ مچ بیل اگرچہ ایک جانور بے روح ہے تو بھی اس امر میں کہ وہ اپنے مالک کو پہچانتا ہے ایسے انسانوں سے جو اپنے مالک خالق سچے زندہ خدا کو بھول جاتے ہیں بہتر ہے - اور گدھا اگرچہ ایک نہایت ذلیل اور ادنیٰ درجہ کا جانور ہے جس سے بڑھکر بدتر اور بے عقل جانور کوئی دوسرا نہیں سمجھا جاتا لیکن اپنے صاحب کی چرنی کی شناخت کے سبب سے ایسے انسانوں سے جو اپنے رازق اور پروردگار کو فراموش کر دیتے اور نہیں پہچانتے فضیلت لے جاتا ہے +

دنیا کے لوگوں کی حالت خطاؤں اور گناہوں کے سبب سے خالق کی نگاہ میں ایسی گھنونی ہو گئی ہے کہ وہ اپنے نبی کی معرفت اُن کو مثل بیمار کے اور اُس مریض کے ٹھہراتا ہے کہ جو سڑے گھاؤ اور پھوڑوں کے سبب گندہ اور نفرتی ہو - اور ایسی ہولناک حالت دیکھکر افسوس کرتا اور پھر بھی سزا دینے میں تاخیر کرتا اور چاہتا ہے کہ گنہگار پھر اُس مرض عصیان سے اور گندی اور نفرتی حالت سے چھڑائے جاویں - اور جو مردہ کی مانند ہو رہے ہیں اُنکو زندگی اور خوشی اور آرام و چین بخشے - لیکن زیادہ تر افسوس اس بات سے آتا ہے کہ ایسے بری حالت والے گنہگار اپنی گندی حالت کو پسند کرتے اور شفا پانا نہیں چاہتے موت کو زندگی پر ترجیح دیتے ہیں - افسوس صد افسوس کیسی خطرناک حالت ہے اور پھر بھی ایسے عمدہ موقعہ کو کھو دیتے ہیں - (باقی آیندہ)

الراقم

ج - س

مسلمان مسیحی بنام غیر مسلمان مسیحی

اڈیٹر صاحب - نورافشاں مطبوعہ ۲ مارچ سنہ ۲۳ء میں ہمارے فخر قوم مولوی صفدر علی صاحب کا مختصر نوٹ بعنوان "مسلمان مسیحیوں کی ہمدردی" شایع ہوا ہے - مسلمان مسیحی یہہ ایک نیا لفظ اُردو ڈکشنری میں اضافہ ہوا اس سے پہلے دیسی مسیحی و ولایتی مسیحی تو موجود ہی تھے اور اس تفریق سے خوش نہ تھے مگر اب ایک نیا لقب ایجاد ہو گیا جس سے لوگ بہت ہی بڑے مغالطہ میں پڑ جاتے اگر ساتھ ہی ساتھ اُنکی تعریف نہ کر دی جاتی - اب ایک راہ کھل گئی کہ اور نام بھی مثل ہندو مسیحی سکھ مسیحی و چمار مسیحی و بھنگی مسیحی یا مسلمان مسیحیوں میں سید مسیحی - شیخ مسیحی - مغل و پٹھان مسیحی بھی وضع کر دئے جاویں علی ہذا ہندوؤں میں برہمن مسیحی - چھتری - وویش و شودر مسیحی یا چاروں برن چار مسیحی بھی پیدا ہو جائیں - کیونکہ یہہ سب قوم میں مسیحی دین کے رائی کے درخت کی ڈالیوں میں مثل بھانت بھانت جانوروں کے بسیرا لینے والے ہیں - عیسائیوں میں کوئی ذات نہیں - سب ایک ذات ہے - اس میں نہ مرد ہے نہ عورت نہ غلام نہ آزاد - نہ یونانی نہ یہودی - یہہ سب لوگ مسیح کے بدن کے اعضا ہیں اور اُنکا فرض ہے کہ مثل اعضا کے ہر ایک کی خدمت کریں اور اُس خدمت کی غرض بجز اس کے کہ وہ اعضا ایک دوسرے کے ہیں اور کوئی غرض نہ ہونا چاہئے - ہندو عیسائی (اگر ایسے کوئی ہو سکیں) مسلمان عیسائیوں سے جُدا نہیں نہ وہ اپنے قدیم دین کی بدولت جس کو وہ بالکل ترک کر چکے دوسری قسم کے مسیحیوں سے علیحدہ ہو سکتے ہیں پس اگر کسی قسم کی انجمن یا کمیٹی کی ضرورت ہو سکتی ہے کہ جو محتاج و زیر بار بھائیوں کی مدد کرے تو ایسی کمیٹی میں چاہئے کہ ہر قسم کے عیسائی جو اپنے آقا مسیح کے نام سے کہلاتے ہیں شریک ہوں نہ کہ صرف ہندو مسلمان عیسائی علیحدہ علیحدہ اپنی اپنی ہنڈیا گرم کریں اور اپنے اپنے دسترخوان و چوکے میں بیٹھکر دوسروں کے سامنے مزے اُڑائیں اور دوسرے بھائیوں کو اپنی برادری سے خارج سمجھکر اپنے لئے ان کی مدد سے بے فکر

سمجھیں۔ پس میں سمجھتا ہوں کہ اس قسم کی مجلسیں قوم کو اور دین کو بجز نقصان و تفرقہ کے اور کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکیں گی۔ ہم کو چاہیے ہم سب ایک ہی قسم کے مسیحی بنکر ہر ایک کی جدا جداگانہ رنگ و روپ و پہلی اُتاری ہوئی کینچلی کے ایک دوسرے کی مدد کریں اور اپنے درمیان سے غیریت کا خمیر اُٹھا پھینکیں۔ ہم سے کوئی یہہ نہ سمجھے کہ میں یہہ گمان کرتا ہوں کہ مسلمان مسیحیوں کی ہمدرد کمیٹی دراصل غیر مسلمان مسیحیوں سے عمداً الگ رہنا چاہتی ہے۔ بلکہ صرف یہہ اندیشہ کرتا ہوں کہ ضرور اس قسم کی مجلسیں اپنی ہستی کی کسی نوبت میں علیحدگی و نفاق کا بیج نادانستہ بو دینگی اور بعد میں اُن مجلسوں کے حامی و مددگار اپنی پرداختہ مجلسوں کی ابتدا پر تاسف کی نظر ڈالیں گے خصوصاً ایسی طبیعتیں جو کہ مولوی صفدر علی صاحب کی طبیعت کے موافق ہیں اور ہر کام نیک نیتی سے کرنا چاہتے ہیں یہہ لوگ سب سے پہلے انفاق و تفرقہ کو دیکھکر متاسف ہونگے۔ پس چاہیئے قبل اس کے کہ ہم خطرہ میں پڑ جائیں۔ خطرہ کی صورت سے ترسناک ہوکر بھاگیں اور یگانگت و مسیحی محبت کے ساتھ تمام مسیحی بھائیوں کی ہمدردی میں سرگرم ہوں ✤ قوم کا خیرخواہ

احمد شاہ شایق

گونڈہ اودھ ✤

جناب مرتب صاحب اور مسیحی ناظرین نور افشاں کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ نور افشاں مطبوعہ ۲ مارچ ۱۹۱۳ء نمبر ۹ صفحہ ۵ پر بعنوان "مسلمان مسیحیوں کی ہمدردی" پر ایک مضمون صفدر علی صاحب کا احقر کی نظر سے گذرا جس سے میری عقل حیران و پریشان ہے۔ معلوم نہیں۔ کہ صفدر علی صاحب کون ہیں۔ اگر کوئی اور ہیں۔ تو چنداں فکر نہیں۔ پر اگر یہہ مضمون جناب مولانا صفدر علی صاحب سابق اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کا ہے۔ تو جائے تعجب ہے۔ کہ ایسی نامناسب تجویز نے ایسے عالم و عاقل کے۔ جو کل مسیحیان ہند کے خیرخواہ ہیں دماغ میں کیونکر دخل پایا؟ اور وہ یہہ ہے کہ "بمقام بمبئی ایک مجلس اُن مسیحیوں کی جو مسلمانوں میں سے مسیحی ہوئے ہیں جمع ہوئی۔ اور ایک کمیٹی قایم کی گئی جس کا مقصد یہہ ہے۔ کہ ایسے لوگوں کی ہمدردی اور امداد کرے جو مسلمانوں میں سے مسیحی ہوئے ہیں۔ یا آیندہ ہوں۔ اور اُن کی اولاد و احفاد کی" اور یہہ بھی ٹھہرا۔ کہ "اس کمیٹی میں ایسے لوگ ممبر ہوں جو مسلمانوں میں سے مسیحی ہوئے ہوں یا اُن کی اولاد ہوں"۔ یہہ کیا تجویز ہے جس سے بعوض فائدہ کسی نقصان اور احتمال باہمی بغض و عناد ہے۔ یوں تو وہ لوگ جو ہندوؤں سے مسیحی ہوئے ہیں۔ کہیں گے۔ کہ ہم اُن مسیحیوں کی جو ہندوؤں میں سے مسیحی ہوئے امداد و ہمدردی کے لئے کمیٹی قایم کریں گے۔ اور اُنہیں میں سے ممبر چنیں گے۔ تو پھر کلیسا میں مثل صدوقیوں اور فریسیوں کے دو فرقے۔ قایم ہو جائیں گے۔ اور باہم تنازع اور شعلہ حسد بلند ہوگا: کیا طرفین کی کمیٹیاں بروقت ضرورت ایک دوسرے کی امداد نہ کریں گی۔ اور جب امداد کریں گی تو پھر ایسے نام دینے سے فائدہ کیا ہے؟ ہر ایک مسیحی کو فرض ہے۔ کہ تا مقدور ہر ایک غریب مسیحی کی امداد ہمیشہ بلا امتیاز قومیت کے کیا کرے۔ اسی میں فائدہ بے پایان اور سخاوت فراوان محصور ہیں:

پھر فرماتے ہیں۔ کہ "ایسے لوگوں کی جو مسلمانوں میں سے مسیحی ہوئے ہیں ہمدردی و غمگساری ویسے ہی لوگ بہت اچھی طرح کر سکتے ہیں۔ جو اُن کے احوال اور دکھہ درد اور علاج سے واقف اور ماہر ہیں۔ اور جیسی بہتری وہ لوگ کر سکتے ہیں ویسی دوسروں سے ہونا غیر ممکن ہے"۔ یہہ کیا دلیل ہے۔ کیا اسی دلیل کی بنا پر یہہ تجویز قایم ہوئی ہے؟ ہاں انگریز صاحبان اور غیر ملکی مسیحیوں کی نسبت ایسا کہہ سکتے ہیں۔ کہ وہ ایسے مسیحیوں کے حالات اور دکھہ درد سے کلی واقفیت نہیں رکھتے۔ پر ہندوستانی مسیحیوں کی نسبت یہہ فرمانا ہرگز صادق نہیں آتا۔ اس لئے یہہ دلیل ناقص ہے:

پھر یہہ بھی لکھتے ہیں۔ کہ "میں چاہتا ہوں۔ کہ بمبئی کے سوا دوسرے شہروں میں بھی ایسی مجلسیں قایم ہوں" میری رائے میں ایسی مجلسیں مسیحیوں کو قایم کرنا مناسب و زیبا نہیں بلکہ وہ فائدہ سوچنا چاہیے جو کل افراد پر ہو ✤

اگر یہہ مجلسیں قایم ہوئیں۔ تو پھر ان ناموں "ہندو مسیحی" اور "مسلمان مسیحی" سے موسوم ہونگی۔ جو سننے اور بولنے میں نہایت کریہہ معلوم ہوتی ہیں:

احقر کے یہہ چند سطور سے کسی صاحب کو ناگوار خاطر نہ گذریں میں نے بنظر استحکام صلح و یگانگت کے یہہ عرض کی ہے ✤ فقط

الراقم

الفریڈ - کراچی ✤

منقولات

سبق سیکھنے کے قابل بات:-

جو لوگ شراب وغیرہ نشئی اشیاء کی نسبت یہہ کہتے ہیں کہ اگر ان پر محصول اور لائیسنس نہ لگایا جائے تو خدا جانے کیا طوفان بپا ہو اس کا عملی نمونہ ملک جاپان سے دکھایا گیا ہے۔ جاپان کے شمالی ساحل کے قریب ایک جزیرہ ہے جس کو دنیا بھر عجیب و غریب مانتی ہے۔ اگرچہ یہہ بہت ہی چھوٹا ہے مگر اس کے حالات حیرت افزا ہیں اس کا نام جزیرہ اوکو شیری ہے۔ یہہ جزیرہ زیادہ سے زیادہ چودہ میل لمبا ہے اور اس سے نصف کے قریب چوڑا ہے۔ اس کا رقبہ کل پچاس مربع میل ہے۔ اس کی زمین سرسبز و شاداب اور زرخیز ہے اور

کئی مہاجن۔ جولین دین کا کام کرتے ہیں۔ کسان اسی جزیرہ کو پُرمنفعت پاتے ہیں اور مہاجن بھی خوش ہیں۔ مگر مچھلیاں اس جزیرہ کے کناروں پر اس کثرت سے ہیں اور ایسی آسانی کے ساتھ پکڑی جاسکتی ہیں کہ چند آدمی صرف ماہی گیری کا کام کرتے ہیں اور موسم بہار کے شروع ہی جب کناروں پر مچھلیاں بکثرت آجاتی ہیں تو اُنہیں پکڑ کر سال بھر کے لئے کھانے پینے کا سامان مہیا کر لیتے ہیں اور اس طرح سے واضح ہوگا۔ کہ سال کے بڑے حصہ میں بیکار رہکر سُستی سے زندگی بسر کرتے ہیں ۱۹۱۸ء سے اس جزیرہ کی جانب لوگوں کی توجہ ہونے لگی اور اُس کے طرز معاشرت پر غور ہونے لگا اس وقت اس میں کل ۲۰۰ آدمی بسنے تھے۔ یہہ لوگ شراب میں مخمور رہا کرتے تھے اور جاپانی ماہی گیروں سے بھی شراب نوشی میں گوئے سبقت لے گئے تھے جو کہ سیک شراب پر دلدادہ ہیں۔ یہہ علت ان ۲۰۰ آدمیوں کے جزیرہ میں وبا کی طرح پھیلی ہوئی تھی حتیٰ کہ سالانہ شراب پر تین ہزار ڈالر کا خرچ آتا تھا اور یہہ تین ہزار ڈالر صرف ایک ہی قسم کی شراب پر ضائع ہوتے تھے گویا ہر ایک مرد عورت اور بچہ ایک ڈالر سے زیادہ ماہوار خرچ کرتا تھا جب غور کیا گیا کہ یہہ لوگ فضول خرچی سے تباہی کے غار میں چلے جاتے ہیں اخلاق کا خون ہو رہا ہے جسمانی اور روحانی حالت ستیاناس ہو رہی ہے تو حکام نے تہذیب کے ساتھ اس معاملہ پر بحث شروع کی کیونکہ ایسے جزیرہ کے لئے بیان کیا گیا کہ ۵ یا ۶ ڈالر ایک بڑے کنبے کے تمام اخراجات کے لئے ایک مہینے کو کافی ہیں۔ شراب کی بدولت جزیرہ میں افلاس پھیلا ہوا تھا لوگوں کو پیٹ بھر کر کھانا میسر نہ آتا تھا۔ تن پر ثابت کپڑا نہ ہوتا تھا۔ بال بچوں کے والدین خبرگیراں نہ ہوتے تھے کیونکہ نشے میں مست پڑے رہتے تھے۔ گھر گھاس پھوس سے چھائے ہوئے تھے جو بارش اور سردی سے اچھی طرح محفوظ نہیں رہ سکتے تھے نہ عمدہ سڑکیں تھیں نہ سوائے ایک برائے نام مدرسے کے اور کوئی درسگاہ تھا چار عمدہ جالوں کے سوائے جزیرہ بھر میں کوئی عمدہ جال نہ تھا جس سے اچھی طرح سے مچھلیاں پکڑی جائیں آخر کار گورنمنٹ نے اُن کو حکم دیا کہ ہر ایک شخص ذخیرہ جمع کرے اور حسب توفیق اور کنبہ کے لحاظ سے اناج جمع کرے تاکہ سردی کے موسم میں قحط کا سامنا نہ ہو مگر شراب کی بدولت وہ ذخیرہ نہ جمع کر سکے جو بچت تھا وہ شراب کی تواضع ہوجاتا تھا اور پھر نرے قلاش کے قلاش رہ جاتے تھے اسی جزیرہ میں سے آخر تین چار دلیر اور بہادر آدمی نکلے جنہوں نے تمام طور پر سیک شراب کی مذمت کرنا شروع کی اور تمام منشی اشیائے سے بچنے کا وعظ شروع کیا جس میں بتلایا کہ ہماری ساری خرابیوں اور تباہی کا باعث ہی سیک شراب ہے۔ اول اول اُن لوگوں کی سخت مخالفت کی گئی اور انہیں بہت کچھ بُرا بھلا کہا گیا مگر آخرکار جولائی ۱۹۲۲ء میں لوگ راہ راستی پر آگئے۔ کل ماجرا بیان کرنا موجب طوالت کا ہوگا صرف اتنا ہی لکھدینا کافی ہے کہ جزیرہ کے لوگوں نے متفق ہوکر بیان لیا کہ بلاشک سیک شراب اور دیگر منشیات نے ہمیں برباد کر رکھا ہے اور اس تباہی سے بچنے کی بھی ترکیب نکالی کہ اس سے پرہیز کیا جائے اور اس طرح جو وقت اور روپیہ ضائع ہوتا ہے اور مفید کاموں میں لگایا جائے۔ اُن سب لوگوں نے مل کر مندرجہ ذیل عہد کیا +

(۱) ہم باشندگان جزیرہ اوکوشیری مل کر عہد و اقرار کرتے ہیں کہ ہم اب سے لیکر آیندہ کے لئے نہ تو کوئی کسی قسم کی شراب فروخت کریں گے نہ خریدیں گے اور نہ استعمال کریں گے +

(۲) اس جزیرہ کا کوئی آدمی جو اس عہد نامہ پر دستخط کرنے سے انکار کریگا اور ان شرائط کا پابند نہ ہوگا اسکی ہم لوگ خواہ وہ کسی رتبہ اور پایہ کا آدمی ہو ہرگز حمایت نہ کریں گے اور نہ اُس سے ہمدردی رکھیں گے +

نیز یہہ قرار دیا جو کوئی شخص ان شرائط کے پورا کرنے سے خطا کرے تو اُس پر سخت جرمانہ کیا جائے اور اس جرمانہ سے عام کھتوں میں جہاں عوام الناس کے استعمال کیلئے غلہ بھرا جاتا ہے غلہ خرید کر ڈالا جائے اور ہر ایک شخص جو باہر سے اگر اس جزیرہ میں رہنا چاہے اول اُسے ان شرائط کا پابند ٹھہرایا جائے پھر جزیرہ میں قدم رکھنے دیا جائے۔ ان شرائط کی میعاد ۵ برس مقرر ہوئی اور اس کے بعد اس میں مناسب تغیر و تبدل کی شرائط لگائی۔ اب مختصر طور پر سنئے کہ اس کا نتیجہ کیا ہوا کہ ان شرائط اور اس عہد نامہ کی سب نے پوری پوری پابندی کی۔ ہر ایک سرکاری ملازم خواہ کیسا ہی بڑا ہو جب اس جزیرہ میں آتا تھا تو اُسے شراب ترک کردینی پڑتی تھی۔ ہر ایک شرابی کے واسطے دو صورتیں تھیں یا تو اپنی عادت کو سدھارے یا جزیرے کو خیرباد کہے پانچ سال کے عرصہ میں آبادی چگنی بڑھ گئی اور سرمایہ جو کاروبار میں لگایا ہوا تھا دس گنا بڑھ گیا۔ گھاس پھوس کی چھتوں کے بجائے اچھی اچھی شاندار عمارتیں نکلتیں عام کھتے چاول اور غلہ سے معمور ہوگئے اور ہر ایک خاندان میں کافی سامان کھانے پینے کا نظر آنے لگا اس وقت کہا جاتا ہے کہ اس جزیرہ میں اس قدر سامان خوراک وغیرہ موجود ہے کہ اگر پانچ سال تک مچھلیوں کی تجارت بند رہے تو لوگوں کو دقت کا سامنا نہیں ہوگا نئی زمین درست کرکے قابل زراعت کی گئی اور بہت سی نئی اشیا کی کاشت میں سرمایہ صرف کیا گیا ہے +

مدرسوں میں بہت بڑی ترقی ہوئی ایک ایک سکول کی کئی کئی شاخیں کھولی گئیں سڑکیں عمدہ تیار ہوگئیں باغ باغیچے چاروں طرف نظر آنے لگے جزیرہ میں امن امان اور آسایش کی صورت نظر آنے لگی۔ جرایم جو شراب نوشی کے زمانہ میں بکثرت سرزد ہوتے تھے کافور ہوگئے۔ پانچ سال کے عرصہ میں اس جزیرہ کی حقیقت یہہ کہ کایا پلٹ گئی جب اس عہد نامہ کے از سر نو ترتیب دینے کا وقت آیا تو ایک ذی اقتدار سرکاری ملازم نے مخالفت کی مگر پیش نہ گئی کیونکہ لوگ اپنے نفع نقصان سے واقف ہوگئے تھے کیا اچھا ہو کہ ہر ایک جگہہ کے لوگ اس سچی کہانی کو دل سے پڑھیں اور اس سے سبق حاصل کریں اس چھوٹے سے جزیرہ کی مثال بڑے بڑے شہروں کو شرمانے کے لئے کافی ہے۔ خدا سب کو توفیق دے کہ اپنے اپنے خاندان اور اپنی قوم اور ملک کی بہبودی کی خاطر مضرت رساں اشیاء سے پرہیز کریں +

واقعات اور آرائیں

ایک عجیب گرہن

پاینیر اخبار لکھتا ہے۔ کہ ۶۔ اپریل کی صبح کو ایک شمسی گرہن واقع ہوگا جس میں چند غیر معمولی صورتیں ہوں گی۔ اور ہندوستان کے مختلف حصوں سے نظر آئیں گی۔ یہہ بتلانے کی ضرورت نہیں کہ شمسی گرہن چاند کا سایہ جو سورج کے زمین کے کچھ حصہ پر گرنے سے پڑتا واقع ہوتا ہے۔ سورج چاند سے بہت بڑا ہے اس لئے اُس کا سایہ مخروطی شکل کا ہوتا ہے۔ اگرچہ سورج اور چاند کی وسعت میں فرق نہو۔ مگر ان کی ایک دوسرے سے اور نیز ہم سے دوری بڑا اثر ڈالتی ہے۔ اور مخروطی شکل کی لنبائی میں اختلاف کا ایک یہہ بھی باعث ہے۔ اگر کوئی شخص اس مخروطی شکل کے اندر نظر کرکے دیکھے گا۔ اُس کو پورا گرہن نظر آویگا یعنے سارا سورج چاند میں چھپا ہوا دیکھے گا۔ اور اگر مخروطی شکل کے قریب اور کسی جگہہ سے یا چوٹی کے قریب سے دیکھا جاوے تو ایک حصہ کا گرہن نظر آویگا۔ یا حلقہ دار دکھائی دیگا۔ اگر ایک حصہ چھپ جاوے۔ تو اس صورت میں سورج کی روشنی کا ایک حلقہ سا چاند کے سیاہ حلقہ کے جس پر سے یہہ گذرتا ہے۔ نظر آویگا۔ ۶۔ اپریل کا گرہن اسی قسم کا ہوگا۔ اور اسمیں غیر معمولی کیفیت یہہ ہوگی کہ جو لوگ بنگال یا مشرقی آسام میں ہونگے۔ وہ چوٹی کے اتنے قریب ہوں گے۔ کہ ان کو یہہ حلقہ بہت ہی کم عرصہ یعنے چند سکنڈ سے زیادہ دیر نظر نہیں آویگا۔ وسطی گرہن کے خط یعنے خط جس پر سورج اور چاند کے مرکز ایک دوسرے پر مطابق آئیں۔ ہندوستان کے اوپر سے اس طور پر گذریگا۔ یہہ منگلور سے تیس میل جنوب کو ساحل سے چھوئیگا۔ اور شمال مشرقی سمت کو چلتا ہوا۔ ریاست میسور میں منگلور سے بیس میل شمال و مغرب ہو کر گذریگا اور کڈاپہ کیطرف نو میل شمال و مغرب کی سمت ہوگا۔ پھر یہہ دریائے کسٹنا کے دہانہ پر ایک روشنی دان پر سے جو راس دیوی پر ہے گذریگا۔ اور پھر کورنگا کے روشنی دان پر سے گذریگا۔ یہاں سے ساحل سمندر کے متوازی ہو جائیگا۔ وزیگاپٹم اور راس فالس پر سے سمندر میں پندرہ میل باہر کیطرف گذریگا پھر یہہ چلنا کو سات میل اور ٹموٹا کو تیرہ میل بائیں ہاتھ چھوڑ کر سکندر آباد سے گذریگا کھیم پور آسام کے سات میل شمال و مغرب کو سلہٹ کے شہر میں سے گذریگا جہاں سے نامعلوم اور ناقابل رسائی علاقوں میں جاویگا۔ اور آخر میں زمین کو قطب شمالی ۲۵ درجہ کے قریب چھوڑ دیگا۔ یہہ سایہ مخروطی شکل کا اس خط کو تیرہ سو میل فی گھنٹہ کے حساب سے عبور کریگا۔ اس کی چوٹی زمین کے مرکز سے صرف ۲۱۲۵ میل دور ہوگی۔ زمین کے وہ حصے جہاں گرہن کے وقت سورج اچھا چڑھا ہوا ہے چوٹی کے بہت نزدیک ہونگے اور اگر ایسا اتفاق ہوا۔ کہ سورج ٹھیک سر پر ہوا۔ تو اس حصہ زمین میں جو اُس کے ٹھیک نیچے ہے۔ بالکل اندھیرا اور پورا گرہن ہوگا۔ بنگال اور آسام میں اس حالت کی زیادہ تر اُمید ہے۔ کیونکہ سلہٹ اور کھیم پور صرف ۲۲ میل اور ۹ میل چوٹی سے دور ہونگے۔ اور اسی باعث حلقہ گرہن چند سکنڈ رہیگا اور بڑا لطف روشنی کے حلقہ کے حد درجے تنگ ہونے میں ہوگا یعنے حلقہ کی تنگی کے سبب چاند کے کنارے کی ناہمواری روشنی کے خط توڑ دیگی۔ اور اسی طرح نظر آویگا جیسا کہ روشنی کے نقطے نقطے یا ہیروں کا تاج ہوتا ہے ✣

روس کی آمد آمد

ناظرین حیران ہوگئے ہوں گے کہ آج یہہ کیا سرخی لکھماری۔ گھبرانے کی بات نہیں سنئے۔ اخبار دار السلطنت لکھتا ہے کہ لیجئے روس نے ہندوستان آنے کی اب چار صدیوں کے بعد پوری راہ حاصل کرلی یا دہر دو تین برسوں سے وہ پامیر (بام دنیا) جنگلوں اور پہاڑوں میں ٹکریں کھاتا پھرتا تھا۔ اور گورنمنٹ ہند اور سلطنت چین کی مزاحمت اُس کو چین نہیں لینے دیتی تھی۔ اور وہ انہیں فکروں میں تھا کہ کسی طرح پامیر پر اپنا قبضہ کیجئے۔ آخرکار اُس نے سلطنت چین کو گویا جیسا زرخیز جزیرہ دیکر پامیر کی غیر آباد وادیوں کو حاصل کرلیا اور وادی پامیر لداخ سے کل ۵۰ میل پر واقع ہے۔ ادہر جاڑوں میں ایک روسی دستہ مستانگ سرحد کافرستان میں بھی اُتر آیا تھا اور ہنوز وہیں ڈٹا ہوا ہے۔ لداخ اور مستانگ کی سرحد ملی ہوئی ہے۔ تو گویا روس سرحد کشمیر پر آکر ڈٹ گیا۔ اور اُس کے ساتھ ساتھ وہ ریلوے بھی نہایت ہی اہتمام کے ساتھ بنواتا ہوا آرہا ہے۔ قلعے بھی ہر ایک جگہہ تعمیر ہو رہے ہیں۔ ان سب واقعات پر قیاس کرکے ہم کو اس قدر کہنے کی جرأت ہوتی ہے کہ روس اب عنقریب کشمیر میں بھی قدم رکھا چاہتا ہے۔ اور اُسی طرح جلد از جلد وہ کہیں جنگ کی ٹھہرا دے اور یوں شاید انتظام اور سامان جنگ کے بہتایت سے جمع کرنے میں اُس کو دو چار برس کا وقفہ ہو تو ہو ورنہ ہمارے خیال میں تو اب ہندوستان اور روس سے جنگ ہوئی رکھی ہے ✣ (ریاض ہند)

یورپ کی پولیٹکل حالت

یورپ میں جنگ کے اٹل اور قرب الوقوع ہونے کی نسبت جو پیشین گوئیاں وقتاً فوقتاً کی جاتی ہیں وہ خالی از معنے نہیں ہیں اور نہ وہ بے بنیاد ہیں ✣ حریف طاقتوں کا باہم اعتبار اُٹھہ گیا ہے اور اسی بے اعتباری کے عالم میں ہر ایک دولت ترقی طاقت میں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھکر رہنے کی کوششوں میں غلطاں و پیچاں ہیں۔

انگلستان کا یہہ حال ہو کہ بحری طاقت کی کمزوری کا رونا مٹنہ ہو۔ ہندوستان بھی فوجی اخراجات کی زیرباری سے سخت قلت میں ہو۔ جرمنی کا یہہ حال ہو کہ اڑھائی کروڑ کا بجٹ میں گھاٹا ہوا۔ فرانس نے بھی کمی کے پورا کرنے کی خاطر روسی غلہ پر محصول درآمد اضافہ کیا ہو۔ اس حرکت سے روس ناراض ہو اور اندیشہ ہو کہ دوستی القطع ہو۔ دوسری جانب جرمنی نے روسی غلہ پر محصول درآمد گھٹا دیا ہو جس سے پرنس بسمارک کی پالیسی کی بو آتی ہو اور روس بھی جرمنی کی اس حرکت سے گرویدہ ہو گیا ہو حتی کہ دونوں طاقتوں میں تجارتی عہدنامہ لکھا گیا ہو لیکن یہہ معاملہ دیگر ہو۔ یونان کی یہہ حالت ہو کہ محاصل ملک کی کفالت پر یورپ سے قرضہ لیا۔ پرتگال کا بھی فوجی وجوہ سے کچھ مرنکل رہا ہو۔ روس کی حالت بھی گو ظاہر نہیں ہو لیکن فی الحقیقت ناگفتہ بہ ہو۔ اب اٹلی کی سنئے کہ فوجی اخراجات کی کثرت سے ناکوں دم آیا۔ ۱۰ لاکھ پونڈ کا گھاٹا پیش ہو۔ مجبوری ہو کہ اس کا علاج کیا جائے۔ تجویز یہہ ہو کہ ۲۰ لاکھ کفایت شعاری سے پیدا کریں۔ چالیس لاکھ جدید ٹیکسوں سے بہم پہنچائیں۔ یہہ ٹیکس اس خوبی سے لگائے گئے ہیں کہ کل پر برابر توجہ پڑے۔ انہیں انکم ٹکس اور ٹیکس اراضی اور اضافہ ٹیکس درآمد غلہ بھی شامل ہیں۔ آٹہ اور تاگہ پر محصول جنگی معاف کیا گیا ہو۔ علاوہ ازیں ۴ کروڑ سکہ لائزنیکل معدن کا مسکوک کیا جاویگا اور سرکاری قرضہ کا سود بجائے ۵ کے چار فیصدی کر دیا گیا ہو۔ ظاہر ہو کہ یہہ سخت حالت ممالک کی جنگی رقابت کو دیر تک قائم نہیں رکھ سکتی۔ ظاہر ہو کہ کمترین عذر پر آخر تنگ آ کر لڑائی کریں گے اور ارمان نکالیں گے۔ اور فیصلہ کریں گے۔ تازہ خبر ہو کہ فرانس کے بجٹ محاصل میں ۹ کروڑ روپیہ کا گھاٹا نمودار ہوا ہو (اخبار عام)

سررشتہ ریلوے غور طلب

سررشتہ ریلوے کی رپورٹ سال گذشتہ سے یہہ بات معلوم ہوئی ہو کہ سنہ ۹۳ء میں ۱۱ کروڑ ۷۰ لاکھ لوگوں نے درجہ سوم میں سفر کیا اور انکے کرایہ سے ۵ کروڑ ۸۰ لاکھ روپیہ وصول ہوا تھا۔ کسی دوسرے درجہ کے مسافروں کے کرایہ کی آمدنی سے اس سے نصف بھی آمدنی نہیں ہوئی۔ کیسے افسوس کی بات ہو کہ جس ذریعہ سے آمدنی کثیر حاصل ہو اسی کے مسافروں کی تکلیف کے انسداد کی طرف توجہہ نہیں کیجاتی۔ درجہ سوم کے مسافروں کی خراب اور شرمناک حالتوں کا رونا روتے ہوئے اہل اخبار تھک گئے ہیں لیکن کیا مجال کہ حکام منتظم کے کان پر جوں بھی چلے۔ گرمیوں کے موسم میں پانی کو روتے ہیں کھانا ایسا خراب ملتا ہو کہ ناگفتہ بہ اور قیمت حسب دلخواہ لیجاتی ہو۔ گاڑیوں میں مثل مویشیوں کے بھرے جاتے ہیں اور گاڑیاں بھی وہ جو حیوانوں کے لئے مخصوص۔ سب سے زیادہ خرابی یہہ ہو کہ پاخانہ کا انتظام قطعی ندارد۔ گورنمنٹ کو واجب ہو کہ ان نقایص کی طرف توجہہ جلد مبذول کرے اور بالخصوص آخر الذکر نقص جو نہایت تکلیف دہ اور ناقابل برداشت ہوتا ہو اسکے رفع کرنیکی طرف جلد توجہہ ہو۔ (عام)

بھوپالی پمفلٹ

کے راقم شیخ ضیاالحق نے مقام علیگڈہ سے ایک خط اخبار عام میں چھپوایا ہو جسمیں وہ دعوی کرتے ہیں کہ پمفلٹ میں جو لکھا ہو وہ سب سچ ہو۔

"میری نسبت جو بعض اخباروں نے فرضی ہونے اور ہوشنگ آباد یا حیدرآباد کی سکونت رکھنے کے بارہ میں عجیب و غریب بے تکے خیال باندھے ہیں اور نیز میرے چال چلن پر دھبہ لگایا ہو۔ وہ اخبار خواہ انگریزی ہوں یا اردو میں اُن سے صرف اسی قدر پوچھتا ہوں۔ اور وہ ذرا ایمان سے بتلائیں کہ میں کچھ ہی کیوں نہوں اور جو کچھ وہ کہتے ہیں سب سچ سہی پر میرا لکھا ہوا پمفلٹ تو ایسا نہیں ہو۔ جیسا کہ وہ اپنی غلط اور یکطرفہ رائے سے اسکو بنانا چاہتے۔ وہ والیہ بھوپال دام اقبالہا کو تو میری نسبت مجھے تحریک کریں۔ پہلے ان مرزاؤں کو ہی اُبھاریں۔ کہ اگر وہ سچے ہیں اور میں نے ہی بدطینتی اور مفسدانہ پن سے سرکار عالیہ کے انتظام ریاست اور خاص اُنپر ناجایز اور سخت حملہ کیا ہو۔ تو وہ کیوں نہیں برٹش عدالت سے چارہ جوئی کرتے اور کس لئے اس بیہودہ الزام کے دفعیہ کی کوشش میں ساکت ہیں۔ میرا ریاست میں نہ ہونا اور ریاست کی پمفلٹی عہدہ داروں کے ہاتھہ میں نہ آنا کیوں بدنصیبی خیال کیا جاتا ہو جبکہ میں اور وہ سب مع پمفلٹی مرزا برادرس کے ایک رحیم الطبع۔ کریم النفس شہنشاہ گورنمنٹ کے تابع ہیں۔ اگر واقعات در اصل واقعات ہیں اور اُن میں آفتاب جیسی درخشاں صداقت کی کچھہ بھی جان ہو۔ تو ظالم اور جھوٹے اس آنکھوں کی اندھا کر دینے والی روشنی سے مقابلہ کو میدان میں نہ نکلینگے۔ مجھکو اُن اخبارات کی رائے و تحریرات کا کچھہ افسوس نہیں ہو جنہوں نے خاص اسی قسم کی تحریرات اور بیہودہ گوئیوں کے لئے اپنے اخبارات کو ایک آلہ بنا رکھا ہو اور آنکھیں بند کرکے دہان طمع کھولدیا ہوا ہو۔ میرے پاس اُس چلتے ہوئے مشہور انگریزی اخبار کے لئے اس بارہ میں کافی دلایل موجود ہیں۔ کہ جب اُسکی مٹھی گرم کی گئی تو اُس نے اپنی اس رائے سے دوسرے ہی دن مُنہہ موڑا۔ جس کو اُس نے پمفلٹی عہدہ داران کے خلاف نہایت تپاک سے لکھا تھا۔ اور پھر اسکے بعد کسی طرح گرگٹ کی طرح رنگ بدلے۔ خدا کرے کہ کمیشن مقرر ہو یا خود سچ کی ڈینگ مارنے اور پمفلٹ کو جھوٹا ثابت کرنے والے میدان میں آئیں۔ تو اُس وقت ظاہر کر دونگا کہ سچ کس کے ہاتھہ میں تھا اور پبلک کو دھوکہ دینے والے طامع حریص جھوٹ کا علم کس بے شرمی و بے حیائی سے بُلند کئے ہوئے پھرتے تھے"۔

مسٹر گلیڈسٹون کا استعفاء

پال مال گزٹ نے مسٹر گلیڈسٹون کے مستعفی ہونے کی خبر ایک ماہ پہلے کیونکر معلوم کی تھی؟ اس کی نسبت معصر ہندوستانی بحوالہ اخبار ٹروتھ رقمطراز ہے کہ مسٹر گلیڈسٹون کا خانساماں ایک روز اکثر مالکان اخبار کے پاس گیا اور بیان کیا کہ میرے پاس ایک تازہ خبر نہایت با وقعت موجود ہے اگر آپ ۵۰۰ پونڈ دیں تو میں بتلا سکتا ہوں مگر ۵۰۰ پونڈ خبر بتلانے سے پہلے لونگا۔ یہہ معاملہ جب کسی اخبار سے طے نہوا۔ تو خانساماں پال مال گزٹ کے اڈیٹر کے پاس پہنچا۔ اڈیٹر نے ۵۰۰ پونڈ پر سودا کیا اور خانساماں سے یہہ خبر خرید لی کہ مسٹر گلیڈسٹون عنقریب استعفا دینے والے ہیں۔ اس کا بیان ہے کہ استعفا دینے کا ذکر کہانے کے وقت مسٹر موصوف کی زبانی سُنا تھا۔ ولایت میں ایک خبر کے حصول کے لئے ۷۵۰۰ سو روپیہ صرف کر دیا گیا ہندوستان میں اکثر دیسی اخبارات کا سالانہ خرچ ۷۵۰۰ سو تک نہیں پہنچتا۔ یہہ فرق دونو ممالک کے اخبارات میں ہے ✤ (سول اینڈ ملٹری نیوز)

گونگوں بہروں کی تعلیم

ایک سال سے کلکتہ میں گونگوں اور بہروں کی تعلیم کے واسطے ایک مدرسہ جاری ہے۔ اس وقت اس میں شاگردوں کی تعداد گیارہ ہے۔ اس کے سالانہ جلسہ میں ۲۴ ماہ حال کو ہو طالب علم پیش ہوئے جن کی نسبت کلکتہ کا ایک معصر لکھتا ہے کہ جو لڑکے مدرسہ میں داخل ہونے سے پہلے والدین کو نہیں پکار سکتے تھے وہ بابا اور ماں کہنے لگ گئے حتیٰ کہ دونوں ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگنے لگے کہ اے پرمیشر مجھے پردیا کر ✤

ایک نوجوان لڑکے کی آواز جس نے کرسی پر کھڑے ہوکر سیاہ تختہ پر لکھنا شروع کیا اسقدر صاف تھی جیسی کہ تندرست کی ہو سکتی ہے وہ مختصر فقرے کہہ سکتا تھا۔ ایک عجیب بات یہہ نظر آئی کہ وہ ایک دوسرے

کے سوالوں کا جواب دے سکتے تھے۔ حتیٰ کہ اُنہوں نے مجمع کے سوال بھی نکالے۔ انکے دستی نقشہ بھی جلسہ کے پیش ہوئے ✤ (آفتاب پنجاب)

جرمنی اور ہندوستان

ایک امر میں ہندوستان کو ملک جرمنی سے نہایت ہی مشابہت ہے اگر حضرات خیال دوڑائیں گے کہ یا الٰہی ہندوستان کو جرمنی سے کیا نسبت۔ کہاں راجہ بھوج کہاں گانگا تیلی۔ کجا جرمنی علم و ہنر کی کان۔ کجا نیم وحشی فاقہ مست ہندوستان نور کو نار سے کیا تعلق۔ تندرست کو بیمار سے کیا مشابہت۔ چہ نسبت خاک را با عالم پاک ✤

نا صاحب ہم ہرگز تسلیم کرنے کو تیار نہیں ہیں کہ کسی چھوٹی بات میں بھی جرمنی کو ہند سے نسبت ہو سکتی ہے وہاں گوری رنگت کے لوگ۔ یہاں سیاہ فام۔ یہہ واژون بخت وہ فرخندہ فرجام۔ وہ حرفت و صنعت تجارت و حکمت میں سر آمد روزگار یہہ فلاکت و نکبت۔ نحوست و جہالت میں گرفتار۔ یہاں علم سنسکرت کو قعر نیستی میں گم ہونے سے کسی نے نہ بچایا۔ وہاں مردہ زبان کو دوبارہ زندہ کر دکھایا۔ وہاں ۲۰ لاکھ فوج قواعد دان اور جرار۔ یہاں صرف پونے دو لاکھ پیدل اور ایک لاکھ سوار۔ وہاں پرنس بسمارک جیسے آزاد مزاج مدبران بلند خیال۔ یہاں کے پولیٹیشن پست ہمت خوشامدی۔ برادر شغال۔

لیکن ہم پھر بھی کہینگے کہ باوجود اس بعد المشرقین کے ایک بات میں ہندوستان جرمنی سے اسقدر ملتا ہے کہ بعض دفعہ دھوکہ ہو جاتا ہے کہ کہیں ہندوستان جرمنی تو نہیں مطلق فرق معلوم نہیں ہوتا پس اسے چھپاؤ اور اُسے دکھاؤ گویا ایک ہی تھیلے کے چٹے بٹے ہیں یا دو توام بھائی ہیں کہ ایک دوسرے میں تمیز کرنی مشکل ہے سُنئے اور گوش ہوش سے سُنئے کہ امسال جرمنی کے خزانہ کی بھی بعینہٖ وہی حالت ہے جو خزانہ ہند کی ہے وہاں بھی اسی قدر گھاٹا ہے جس قدر یہاں۔ وہاں بھی خزانہ کی کمی پوری کرنے کے لئے اشیاء درآمد پر محصول لگانے کی تجویز ہے۔ وہاں بھی چاروں طرف سے شور و غوغا بلند ہوگا۔ فرق صرف اتنا ہے کہ وہاں رعایا کی فریاد وزن دار خیال کیجاتی ہے اور یہاں اس کی طرف سے کان بند کر لئے جاتے ہیں۔ لیکن اس خفیف تفاوت کے لئے ہم اس اڈوانٹیج کو ہاتھ سے دینا پسند نہیں کرتے کیونکہ خدا خدا کرکے آج ہمکو ایک بات میں دنیا کے مہذب ترین ملک سے ہمسری کا دعویٰ ہوا ہے ✤ (سول اینڈ ملٹری نیوز)

عجیب پاگل پن

کوئٹہ ۱۸ ماہ حال کو ساتویں بمبئی لانسرز میں جس کو سبی سے کوئٹہ جانے کا حکم ہوا ہے ایک دردناک حادثہ ہوا۔ ایک سوار نے پاگل ہوکر رسالدار اور ۳ دیگر سواروں کو ذبح کیا اور ۳ دیگر آدمیوں کو اسقدر مجروح کیا کہ ان میں سے بھی دو سسک رہے ہیں۔ اس ظلم کی وجہہ معلوم نہیں ہوئی۔ مگر کہتے ہیں کہ اس شخص سے اور رسالدار سے کچھ رنج تھا اور دوسروں کے ساتھہ کوئی خانگی تنازعہ تھا ✤

منگل کے روز لورالائی میں فرقہ بروہی کے ایک آدمی نے معزول خان قلات کے ایک سنتری پر حملہ کرکے اُس کو مجروح کیا مگر دوسرے سنتری نے غازی مذکور کو گولی سے مجروح کرکے گرفتار کر لیا مگر وہ دیر تک تڑپ تڑپ کر مر گیا۔ اور کہہ گیا کہ معزول خان کے ساتھہ میری ہمدردی تھی اور اوسپر پہرا دیکھکر مجھے بھاری جوش پیدا ہوا ✤

اُلٹی بلا گلے پڑی

آگرہ سے ایک صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ پنڈت موہن کشن ایجنٹ کارخانہ چمڑہ آگرہ نے پولیس کو ایک ہزار روپیہ کے نقصان کی جو رپورٹ کی تھی وہ غلط ثابت ہوئی ہے جس سے تمام شہر میں عجیب غوغا مچ رہا ہے۔ اور مسٹر شیرنگ صاحب مجسٹریٹ نے

ملکوں اور شہروں کے مختصر خبریں

لنڈن میں بماہ جون سنہ رواں مسیحیوں کا ایک عالمگیر کانفرنس ہوگا جس میں اطراف وجوانب سے ... ڈیلیگیٹ شامل ہونگے - اس میں دکھایا جائیگا کہ مسیحی مذہب کو کس قدر کامیابی حاصل ہوئی ہے +

ملکہ معظمہ قیصر ہند ساڑھے سات بجے صبح کو پلنگ سے اُٹھتی - اور آٹھ بجے نماز پڑھتی ہیں - ایک گھنٹہ ٹہلتی ہیں - دو بجے سکرٹری کی معیت میں کام کرتی ہیں - معمولاً ۵۰ ہزار کاغذ پر سالانہ دستخط کرتی ہیں +

سلاطین یورپ نے میدان کارزار کے لئے جس قدر فوجیں تیار کر رکھی ہیں اُن میں روس سب سے بڑھ کر ہے چنانچہ اُس کی فوج کی تعداد آٹھ لاکھ ہے :: دیکھئے ان سر توڑ تیاریوں کا کیا انجام ہوتا ہے +

سر مارٹیمر ڈیورانڈ صاحب کو سفارت کابل کی خدمات وکامیابی کے صلہ میں برٹش سفارت طہران کا عہدہ ملا ہے - بحیثیت سفیر ایران اُن سے بہت سے فوائد کی توقع ہے +

یولا ضلع ناسک میں حکم دیا گیا ہے کہ جو شخص بازار سے باجا وغیرہ گذارنا چاہے ایک ماہ پیشتر اس تاریخ - وقت اور نیز اُن بازاروں کی اطلاع دینا چاہئے - بصورت خلاف ورزی سزا ملیگی +

بمبئی میں ایک فوجی سوار کے پاس سے ۲۸ پونڈ ناجایز افیون برآمد ہوئی جس کی قیمت نو سو پچاس روپیہ تھی گورنمنٹ نے افیون ضبط کرلی اور سوار پر دو سو روپیہ جرمانہ ہوا +

زبان نامی ایک ماہواری رسالہ بمبئی سے نکلا ہے - اس کے اڈیٹر منشی محی الدین رشک لکھنوی ہیں - اس کے ذریعہ کوشش کی جائیگی کہ ملک کی اُردو زبان اعلیٰ درجہ پر پہنچ جائے +

شولاپور میں ایک مرہٹہ عورت ستی ہوگئی - اُس نے اپنا جسم مٹی کے تیل سے تر کرلیا اور آگ لگالی - اہل محلہ نے ہرچند اُس کے بچانے کی کوشش کی مگر کچھ فائدہ نہوا - جل کر مرگئی +

کونسل وائسرائے میں ولایتی کپڑے پر محصول لگانے کی تجویز کثرت رائے سے نامنظور ہوئی محصول کے مخالف گیارہ رائیں تھیں - اور دوسری طرف سات - وائسرائے کی تقریر کے بعد ٹریف بل منظور کیا گیا +

حیدرآباد میں ہندو مسلمانوں کے باہمی تعلقات دو پیپل کے درخت - جن کو ہندو لوگ قابل پرستش سمجھتے ہیں کاٹ ڈالنے کی وجہ سے نازک ہوگئے ہیں - اور ہندو دو ہزار کا مقدمہ چلانا چاہتے ہیں +

اخبارات میں جو یہہ خبر مشتہر ہوئی تھی کہ رزیڈنٹ حیدرآباد نے حکم دیا ہے کہ کوئی شخص بلا اُن کی منظوری کے ریاست میں ملازم نہ رکھا جائے - اس خبر کی تردید سرکاری طور پر کی گئی ہے +

میسور ہیرلڈ اخبار ایک سال کے لئے بحکم ریاست بطور سزا دہی بند کیا گیا - اُس پر یہہ الزام تھا کہ ۲۴ تاریخ کے پرچہ میں ایک گفتگو شایع کی جو پبلک کو نہایت شاق گذری +

دہلی کے ڈپٹی کمشنر صاحب نے ایک سرکیلر جاری کیا ہے کہ آیندہ کو حکام بوقت دورہ چماروں سے چوکی پہرہ کا کام نہ لیں - یہہ کام دیہات کے چوکیداروں کا ہے اُن سے لینا چاہئے +

کلکتہ - الٰہی خان پولیس سارجنٹ نے ایک ہندو فقیر کو کہا کہ بازار میں فلاں جگہہ مت بیٹھو - اس پر فقیر نے ناراض ہوکر سارجنٹ کے پیٹ میں زور سے ایسا چاقو مارا کہ وہ وہیں مرگیا +

لکھنؤ میں ایک سوسایٹی اس غرض سے قایم ہوئی ہے کہ مفلس قیدیوں کو جیلخانہ سے رہا ہونے پر اپنا کوئی پیشہ جاری کرنے کے لئے مدد دی جائے - تاکہ وہ جرایم پیشہ کی طرف متوجہ نہوں +

رام پور میں نواب صاحب کی تقریب مسند نشینی ۴ - اپریل کو وقوع میں آئیگی - کونسل آف ریجنسی شکست ہو جائیگی اور انتظامی کونسل قایم ہوگی - مسٹر جے کالون پریذیڈنٹ ہوں گے +

کشمیر کے لئے نئے ٹکٹ ڈاک انگلستان سے بہت جلد تیار ہوکر آنے والے ہیں مگر اُمید ہے کہ پوسٹ آفس ہند بہت جلد ریاست کشمیر کی ڈاک کا انتظام اپنے ہاتھوں میں لے گا +

لاہور کا انگریزی اخبار وثوق کے ساتھ لکھتا ہے کہ ریاست کشمیر کے انتظام میں مطلق کسی طرح کا تغیر وتبدل نہوگا - اس کا مطلب یہہ ہے کہ مہاراجہ صاحب کو اختیارات نہیں ملیں گے +

لاہور کے سکھوں نے ایک اور مسلمان کو سکھ مذہب میں داخل کرلیا - اور اُس کا نام ہرنام سنگھ رکھا ہے :: تھوڑے ہی عرصہ میں کئی مسلمانوں کے سکھ ہوجانے کی خبریں عجیب ہیں +

لاہور - ایک ہندو عورت جس کی گود میں ایک بچہ تھا انارکلی بازار میں گاڑی کے نیچے کچل کر مرگئی - بچہ کو خفیف چوٹ لگی مگر جیتا بچ گیا :: بازار میں گاڑی کو ہوشیاری کے ساتھ ہانکنا ضرور ہے +

بقول کوہ نور لاہور کے مشہور دیرینہ سال پادری فورمن صاحب غسل صحت کے بعد گاجے باجے کے ساتھ مشن سکول کو دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے - مدرسہ خوب آراستہ تھا - صاحب موصوف کی صحت یابی تمام مسیحیوں کے لئے خوشی کا باعث ہے +

امرتسر میں دو لڑکے پتنگ اڑاتے ہوئے مکانوں کی چھت سے گر کر جاں بحق ہوگئے۔ افسوس کی بات ہے کہ صدہا لڑکوں کی جانیں پتنگ بازی کی بدولت ضایع ہو چکی ہیں۔ مگر لوگ اس کھیل سے باز نہیں آتے ٭

دیسی ریاستوں کی شاہی فوجوں کی چاندماری کے امتحان میں نابھہ کی سپاہ پیادہ نے اعلیٰ درجہ حاصل کیا اور اعلیٰ انعام پائے۔ پٹیالہ کے صوبیدار نند سنگھ کو حضور وایسرائے سے تمغہ نقرئی ملا ٭

بقول ریاض ہند دیانند کالج کے بورڈنگ ہوس کی بدانتظامی کی شکایت ہے۔ ایک خاص سردار صاحب نے آتے ہی ایک لڑکے کے کہنے پر بارہ ملازم یک لخت موقوف کر دئے۔ اور نئے ملازم رکھے ہیں ٭

میسور کے اخبار ہرلڈ کے بند کرنے کی تجویز مہاراجہ صاحب میسور نے بھی منظور کر لی۔ اور اڈیٹر اخبار مذکور سے تمام خریداروں کی فہرست مانگی گئی ہے۔ نہ معلوم کیا کریں گے ٭

جیپور کے رزیڈنٹ کرنل پیکاک کے مستعفی ہونے کے بعد بقول پیسہ اخبار کرنل پرٹیڈوان کی جگہہ مقرر ہوں گے اور لفٹنٹ کرنل وائلی صاحب جواب کوئٹہ میں رزیڈنٹ ہیں اودیپور میں مقرر ہوں گے ٭

کوئٹہ میں ساتویں بمبئی انفنٹری کے ایک سپاہی نے رسالدار اور تین سپاہیوں کو مار ڈالا ہے۔ چار کو سخت زخمی کیا جن میں دو قریب المرگ ہیں۔ یہہ شخص کہتے ہیں پاگل ہو گیا تھا ٭

اکال گڈھ ضلع گوجرانوالہ سے ایک صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ موضع شاہ رحمان میں ایک شخص نے ایک لڑکے کو نہایت بیرحمی سے قتل کرکے خود ہی تھانہ میں اطلاع دیدی ٭

ہفتہ وار لکھتا ہے کہ اس سال تمام مقامات میں ہولی کا تیوہار امن امان سے گذرا۔ تعلیم و شایستگی کی ترقی و رفتار کے ساتھ جو گالی گلوج ہولی پر ہوا کرتا ہے وہ رفع ہوتا جاتا ہے ٭

میرٹھ کے کلکٹر و مجسٹریٹ مسٹر جیمس وائٹ بعارضہ سنونیا ۴۰ ماہ حال کو انتقال کر گئے۔ ان کی لاش حسب وصیت جلائی گئی۔ کچھ ہڈیاں دوسرے روز قبرستان میں دفن ہوئیں اور کچھ ولایت بھیجنے کیلئے رکھی گئیں ٭

یولہ ضلع ناسک میں ہندو مسلمانوں میں باہم صلح ہوگئی اور رواداری جاری ہوگئی ہے جس شخص نے مسجد میں سور کا بچہ پھینکا تھا گورنمنٹ نے اُس کا پتہ لگانے والے کو پانسو روپیہ کے انعام کا اشتہار دیا ہے ٭

بقول شحنہ ہند بنگلور کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب نے حکم نافذ فرمایا ہے کہ جو شخص کچہری میں چھینکے اُس سے دو روپئے جرمانہ لیا جاوے۔ معلوم نہیں یہہ خبر کسقدر صحت رکھتی ہے ٭

سرکار میسور نے اپنی ریاست میں غلہ کی پیداوار پر ٹکس قایم کرنے کی تجویز کی ہے۔ ٹکس میں غلہ ہی لیا جائے گا اور وہ قحط زدہ لوگوں کی امداد و اعانت کے لئے جمع رکھا جائیگا ٭

بمبئی میں گذشتہ جنگ مصنوعی میں سرکار کا ۵۰ ہزار روپیہ صرف ہوا اور ثابت ہوگیا کہ اگر بندر بمبئی پر بحری راستہ سے کوئی غنیم حملہ آور ہو تو شہر کو باسانی فتح کر سکتا ہے لہذا زیادہ استحکام کی ضرورت ہے ٭

رنگون۔ ایک یوروپین مسمی ہیرس روپوش ہوگیا ہے۔ گورنمنٹ نے مشتہر کیا ہے کہ جو کوئی اُس کا سراغ لگا دے اُسے پانچسو روپیہ انعام ملے گا۔ اسی دن سے ایک یہودی مالدار سوداگر کی بیوی بھی غایب ہے ٭

ضلع ستارہ کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے باجا بجانے کی نسبت حکم نافذ فرمایا ہے کہ بلا اجازت افسران پولیس کوئی شخص کسی تقریب پر باجا نہ بجاوے۔ تمام اہل ہنود اس حکم سے ناراض ہیں ٭

پونا میں معلمات مدارس کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی۔ اور ابواب تعلیم پر خوب تقریریں ہوئیں۔ ریزولیوشن پاس ہوئے جن میں ایک یہہ تھا کہ تمام زنانہ مدارس سے معلموں کو خارج کرکے معلمات رکھی جائیں ٭

دہلی مسمی بدھو حجام ساکن محلہ ملی نے بحضور جناب ڈپٹی کمشنر بہادر درخواست دی تھی کہ ہولی کی تقریب پر سوانگ میں ملکہ بنانے کی اجازت مل جائے۔ لیکن محکمہ پولیس نے بوجوہات چند در چند نامنظور کرا دی ٭

بھوپال سے چند اشخاص بخیال فساد پیدا کرنے کے گریفن صاحب کے زمانہ میں ملک بدر کئے گئے تھے ان میں سے دو شخص پھر بھوپال میں آ رہے ہیں اور کوشش ہو رہی ہے کہ اُن کو پھر حدود ریاست سے نکال دیا جائے ٭

یولہ میں گذشتہ فساد کے باعث تعزیری پولیس مقرر ہوگی جس کا خرچ وہاں کے باشندوں کو دینا پڑے گا۔ معاملت دار اور اعلیٰ پولیس انسپکٹر بجرم غفلت ملازمت سے موقوف کئے گئے ٭

اعظم گڈھ کے بلوہ کے مقدمہ میں منجملہ ۵۸ ملزموں کے ۴۸ بری کئے گئے۔ ۱۰ کو تین تین سال قید سخت ہوئی۔ اور ۷ کو حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا دیگئی ٭

رنگون کے چھ بڑے بڑے سوداگروں نے نرخ تبادلہ کے یک لخت کم ہو جانے سے اپنی دوکانیں بند کر دی ہیں۔ اور سُنا جاتا ہے کہ چار دوکانیں اور بند ہوں گی۔ نرخ تبادلہ نے ملک میں شورش برپا کر رکھی ہے ٭

بقول ریاض ہند ریلوے کے ملازم بھی پنشن لینے کی تجویز کر رہے ہیں۔ ان لوگوں کی درخواست کی تائید انگلشمین اور پایونیر کر رہے ہیں کہ یوروپین ریلوے ملازموں کو پنشن ضرور ملنا چاہئے ٭

ستارہ کے سشن جج صاحب نے ایک دوکاندار کو جھوٹے اوزان اور پیمانے استعمال کرنے کی پاداش میں دو سال قید سخت کی سزا دی۔ وزن سے کم باٹ رکھنے والوں کو اس سے [illegible]

روئیداد جلسہ خاص میونسپل کمیٹی لودیانہ

باجلاس شہزادہ محمد نادر صاحب سی۔ آئی۔ ای پریزیڈنٹ۔ میر مجلس خواجہ حسن شاہ صاحب۔ مسٹر ایم وائکی صاحب۔ لالہ منسارام صاحب ساہوکار۔ لالہ دیوی داس صاحب۔ مولوی محمد حسن صاحب۔ منشی رحیم بخش صاحب۔ پیر غلام محی الدین شاہ صاحب۔ سید خورشید علی شاہ صاحب۔ سید غلام محمد صاحب۔ لالہ جگل کشور صاحب۔ لالہ رشی رام صاحب چودھری کندن سنگھ صاحب +

(واقع ۲۶ ستمبر ۱۸۹۳ء)

نمبر ۱۔ کاغذات لگائے جانے محصول پیداوار بیرون ازحدود میونسپل لودیانہ یعنے رقبہ بندوبستی اطراف لودیانہ پر + تجویز ہوئی کہ صرف غلہ اور بھوسہ پیداوار اطراف کا محصول چونگی سے بری رہے باقی اشیاء پر محصول لگایا جاوے بہ شرح بیرونجات کے ایک فہرست ترجمہ ہوکر بمراد منظوری گورنمنٹ پنجاب ارسال کی جاوے +

نمبر ۲۔ رپورٹ اور سیر میونسپل لودیانہ مصدقہ سب کمیٹی صفائی دربارہ بند کر لینے نالی مٹی ڈالکر نسبت شہزادہ فرخ سیر اور صاحب پریزیڈنٹ نے زبانی فرمایا کہ شہزادہ فرخ سیر کے باغ کا راستہ ہے اور پل وہ بنا نہیں سکتا اس لئے کمیٹی کی طرف سے پل بنایا جاوے اور خواجہ حسن شاہ صاحب نے تائید فرمائی +

تجویز ہوئی کہ [illegible] تک تخمینہ تعمیر پل پیش باغیچہ شہزادہ فرخ سیر ازجانب کمیٹی منظور کی جاوے اور سیر فوراً کام جاری کردے راستہ پانی کا اب جاری کیا جاوے +

نمبر ۳۔ رپورٹ سکرٹری صاحب دربارہ کارروائی زیر دفعہ ۱۳۹ ایکٹ ۲۰ ۱۸۹۱ء نسبت مکان دولت رام پسر دونی مل واقعہ محلہ نو جو خطرناک حالت میں ہے اور گرنے والا ہے + تجویز ہوئی کہ سب کمیٹی تعمیرات کی خدمت میں لکھا جاوے کہ آج ہی ملاحظہ کر کے کام لگا دیوے اور اگر ضرورت پائی جاوے تو حصہ گرنے والے کو لوگوں کے بچاؤ کے لئے اپنے سامنے گرادیوے یا ایسی درست کردیوے کہ جس سے خطرہ کا ذفعیہ ہوجاوے +

نمبر ۴۔ کاغذات دربارہ الونس ذاتی [illegible] ماہوار صاحب ہیڈ ماسٹر میونسپل بورڈ سکول جو بوساطت صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر موصول ہوئی +

اتفاق رائے سے تجویز ہوئی کہ دیا جانا ذاتی الونس [illegible] ماہوار کا مسٹر کرک ہیڈ ماسٹر سپرک ہیڈ ماسٹر میونسپل بورڈ سکول لودیانہ کو نامنظور کیا جاوے کیونکہ ہیڈ ماسٹر کا کام لائق دینے الونس کے نہیں ہے اور جب سے وہ یہاں آئے ہیں سکول تنزل ہوا ہے کمی طلباء اور کمی آمدنی فیس وسختی جرمانہ وغیرہ طلباء پر ہوتے ہیں جس کے بابت باشندگان شہر ہر وقت شکایتی رہتے ہیں +

نمبر ۵۔ روبکار صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لودیانہ مورخہ ۲۲ ستمبر ۱۸۹۳ء بطلب بجٹ ۱۸۹۴ و ۱۸۹۵ء میونسپل لودیانہ تجویز ہوئی کہ سردار لچھمی سہائے صاحب و خواجہ احسن شاہ صاحب و منشی رحیم بخش صاحب سب کمیٹی مقرر ہوکر بجٹ بہت جلدی تیار کرکے بمراد منظوری جنرل کمیٹی میں پیش کریں +

روئیداد جلسہ خاص میونسپل کمیٹی لودیانہ

باجلاس شہزادہ محمد نادر صاحب سی ای ای پریزیڈنٹ۔ بابو رائے بروڈہ صاحب وائس پریزیڈنٹ۔ سردار لچھمی سہائے صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر۔ سید غلام محمد صاحب۔ لالہ منسارام صاحب ساہوکار۔ لالہ دیوی داس صاحب۔ لالہ رشی رام صاحب۔ لالہ منسارام صاحب تاجر۔ منشی وجیہہ الدین صاحب۔ سید خورشید علی شاہ صاحب مولوی محمد حسن صاحب +

(واقع ۲۰ اکتوبر ۱۸۹۳ء)

نمبر ۱۔ مراسلہ سردار لچھمی سہائے صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر ممبر میونسپل کمیٹی لودیانہ حسب منشا جناب صاحب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر لودیانہ۔ واسطے منظور کئے جانے [illegible] تواضع و صاحب علاقہ پولیس آمدہ قلع پہلور واسطے میلہ دسہرہ دو یوم للعہ اور واسطے روشنی تین یوم [illegible] کل [illegible] +

تجویز ہوئی کہ خرچ [illegible] کا منظور کیا جاوے لو چودھری کندن سنگھ صاحب و لالہ منسارام صاحب تاجر ممبران میونسپل اس انتظام کے واسطے مقرر ہوکر اور سردار لچھمی سہائے صاحب کو حساب اس کا سمجھا دیویں اور مبلغ [illegible] جو کل دئے گئے ہیں وہ وضع کئے جاویں اور [illegible] دئے جاویں +

روئیداد جلسہ معمولی میونسپل کمیٹی لودیانہ

باجلاس شہزادہ محمد نادر صاحب سی۔ آئی ای پریزیڈنٹ۔ خواجہ احسن شاہ صاحب۔ لالہ دیوی داس صاحب۔ پیر جی غلام محی الدین صاحب۔ سید خورشید علی صاحب۔ لالہ منسارام صاحب تاجر۔ ڈاکٹر حیدر شاہ صاحب سول سرجن بہادر۔ لالہ رشی رام صاحب۔ مولوی محمد حسن صاحب +

(واقع ۲۔ نومبر ۱۸۹۳ء)

درخواست ہائے حصول اجازت +

نمبر ۱ لغایت [illegible] پٹواری محلہ گوجرانی تعمیر مکان اصل بنیاد پر + تجویز ہوئی کہ حسب رائے ممبر صاحبان حلقہ و سب کمیٹی تعمیرات نمبر ۱ سے نمبر ۲ تک اجازت ہائے دیجاویں باقی [illegible]

شعر و سخن

۔۔ ناظرین نے خیال کیا ہوگا کہ تھوڑے عرصہ سے شعر و سخن کی سرخی نور افشاں کے معمولی صفحہ سے بالکل مفقود ہے جس کی وجہ مسیحی شعرا کی عدم توجہی یا عدیم الفرصتی معلوم ہوتی ہے ۔ ایسی غزلیں تو بعض مسیحی مبتدی شاعروں کی ہمارے پاس کئی ایک رکھی ہوئی ہیں ۔ کہ جن کا اخبار میں نہ درج کرنا درج کرنے سے بہتر معلوم ہوتا ہے ۔ اگرچہ ہم اُن کی طبعزاد کو نظر انداز کرنے سے اُنہیں پست ہمت اور بے دل کرنا نہیں چاہتے ۔ تاہم نور افشاں میں اُنہیں شایع کرنے سے اس لئے تامل ہے ۔ کہ غیر اقوام ناظرین ایسی ناموزوں نظم کو بدلچسپی نہ پڑھیں گے ۔ اور مسیحی شاعری کی تحقیر کریں گے ۔

فی الحال ہم نہایت آسان طرح پر بحر خفیف میں ایک نو تصنیف غزل درج اخبار کرتے ہیں ۔ اور اُمید رکھتے ہیں کہ دیگر مسیحی شعرا بھی اس طرح پر طبع آزمائی کریں گے ۔ اور پھر یہہ سلسلہ شعر و سخن نور افشاں میں جاری ہوگا ۔ (اڈیٹر)

غزل

عیسیٰ کے خوں خریدہ ہیں بندے خدا کے ہیں
رطب اللساں ثنا میں ہم اُس باوفا کے ہیں
راہ اور سچائی ۔ زندگی ۔ سب کچھ مسیح ہے
پیرو اسی لئے تو ہم اُس رہنما کے ہیں
دُنیا میں آوے ہو کے مجسم کلام حق
کردار کیا عجیب یہہ اُس کبریا کے ہیں !
بندوں کو آسرا ہے فقط تیری ذات کا
اُمیدوار سب ترے فضل و عطا کے ہیں
سہہ لیں گے ہم یہ گذرے گا تیری ولا میں جو
پابند ہم حضور کی شاہی رضا کے ہیں
مارا ہے تونے ۔ چنگا بھی بیشک کرے گا تو
در پر پڑے ہوئے ترے دار الشفا کے ہیں
حلال مشکلات مسیحا کی ذات ہے
ہم منتظر بلا اُسی مشکل کُشا کے ہیں
نعمت میں یار غار مصیبت میں برکنار
دنیا پرست دیکھنے والے ہوا کے ہیں
تفہیم تھی محال کلام مجید کی
اقوال کس کے حق میں یہہ کل انبیا کے ہیں ؟
پایا سراغ قدموں میں آکر مسیح کے
بیبل میں نشان یہہ اس نقش پا کے ہیں
ذاکر کلام حق کا ہے اس واسطے سفیر
نعرے ترے کلام پہ یہہ مرحبا کے ہیں

رُباعی

طفلی دیکھی شباب دیکھا ہم نے
ہستی کو حباب آب دیکھا ہم نے
جب آنکھ ہوئی بند تو عقدہ یہہ کھلا
جو کچھ دیکھا وہ خواب دیکھا ہم نے

رُباعی

جب آمد عیسیٰ پہ قیامت ہوگی
اعمال کی بندوں کے عدالت ہوگی
بے حُبِ مسیحا کوئی مقبول سفیر
طاعت نہ عبادت نہ ریاضت ہوگی ۔

اشتہار

لودیانہ

ہفتہ زیر اشاعت میں مسمّی ارجن طالب علم ساکن کوٹلہ نے جو امتحان دینے کے لئے یہاں آیا تھا عجیب نامعقول حرکت کی ۔ یعنے وہ عبد اللہ ڈار سوداگر کی دوکان پر ایک جوڑا بوٹ خریدنے کے لئے گیا ۔ بوٹ کا سودا نہ بنا ۔ اور اس اثنا میں اُس دوکاندار کے قفل کی کنجی جو فرش پر پڑی ہوئی تھی اُٹھالی اور چلتا ہوا ۔ رات کے وقت وہ کنجی لیکر دوکان پر آیا اور قفل کھولا ۔ مگر پاس کے لوگوں نے جو اُس وقت بازار میں تھے اُس کو قفل کھولتے دیکھکر پوچھا کہ تو کون ہے ۔ اور کیوں اس وقت دوکان کھولتا ہے ۔ تو جواب دیا کہ میرے چچا عبد اللہ نے اس وقت دو تین جوڑے جوتے منگائے ہیں ۔ لوگوں کو شبہ گذرا اور اُس کے ساتھ چلنا چاہا مگر وہ راستہ میں سے بھاگنے لگا ۔ لوگوں نے پکڑ لیا اور حوالہ پولیس کیا گیا جہاں سے چالان عدالت ہو کر ایکماہ قید اور پانچ روپیہ جرمانہ کا سزایاب ہوا ۔

(تعداد پیدایش ۳۴ تعداد اموات ۲۷)

پادری ۔ ای ۔ پی ۔ نیوٹن ۔ صاحب منیجر نور افشاں کے واسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں ایم واٹلی کے اہتمام سے چھپا ۔